ایسے مولویوں سے اللہ بچائے

قرآن وحدیث کی روشنی میں

تحریر وترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

معاونین

حافظ محمد قمر الزمان

حافظ محمد ضیاء الزمان

بزم عشاق

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمرؓ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد
0300 6661755

نحمده ونصلی و نسلم علی حبیبه الکریم

اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

یاایھاالذین آمنو اقوانفسکم واھلیکم نارا

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کو دوزخ سے بچاؤ''

صدق الله العلی العظیم

ان الله وملائکته یصلون علی النبی

یاایھاالذین امنو صلوا علیه وسلموا تسلیما

محبت سے درود وسلام

الصلوٰة والسلام علیك یارسول الله

وعلی الك واصحابك یا حبیب الله

سامعین محترم! آج کی اس نورانی محفل میں ہمارا موضوع ہے ''اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے''۔ حدیث پاک میں ہے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا۔ فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتونکم یعنی آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے دغاباز جھوٹے وہ تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو کہ نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے' لہٰذا تم ایسے لوگوں سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو' کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ اس لئے ہم کوشش بھی کرتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے۔

☆ شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ فتنہ باز لوگ پوری جماعت ہوگی جو کہ اپنے آپ کو حیلہ سازی کر کے علماء اور مشائخ اور خیر خواہ ظاہر کریں گے تاکہ وہ اپنا جھوٹا مذہب لوگوں میں پھیلا سکیں (اشعۃ اللمعات۔۱۳۳)

سامعین محترم! یہ ارشاد گرامی یعنی حدیث پاک کلمہ گو مسلمان کہلانے والوں کے متعلق ہے نہ کہ ہندوؤں' سکھوں' دہریوں اور یہودیوں' عیسائیوں کے بارے میں ہے۔ یہ اس لئے عرض کیا ہے کہ بعض لوگ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ کلمہ گو اور مسلمان کہلانے والوں سے دور رہنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔

ایسا کہنا سراسر غلط ہے اس لئے کہ ولیوں کے ولی سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی رحمتہ اللہ

علیہ فرماتے ہیں۔اے مسلمان غور کر کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حبیب ﷺ جن کے خلق عظیم کی قرآن پاک گواہی دے رہا ہے۔انک لعلی خلق عظیم ۔اللہ تعالیٰ اس خلق عظیم والے حبیب ﷺ کو فرمارہا ہے کہ اے محبوب کافروں اور منافقوں پر سختی کرو۔ معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخل خلق عظیم است (مکتوبات مجددیہ) یعنی معلوم ہوا کہ کافروں منافقوں پر سختی کرنا یہ بھی خلق عظیم میں داخل ہے اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت کا ہی حصہ ہے کیونکہ کافروں اور منافقوں پر سختی کرنے سے وہ اپنا نامہ اعمال مزید گندہ کرنے سے بچ جائیں گے۔اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔یاایھاالنبی جاھدالکفار والمنافقین واغلظ علیھم تو مالک دوجہاں ﷺ نے جمعہ کے دن مسجد نبوی سے منافقوں کا نام لے لے کر باہر نکالا فرمایا۔اے فلاں تو منافق ہے اُٹھ مسجد سے نکل جا' اے فلاں تو بھی منافق ہے اٹھ مسجد سے نکل جا۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔حاکم کائنات ﷺ جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔اے فلاں تو منافق ہے لہذا میری مسجد سے نکل جا۔اے فلاں تو بھی منافق ہے نکل جا مسجد سے۔چنانچہ بہت سارے منافقوں کے نام لے لے کر مسجد شریف سے نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔اتفاق سے اس جمعہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی وجہ سے دیر سے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد سے نکل کر جارہے تھے۔ان کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید جمعہ ہوگیا ہے اور وہ شرم کے مارے چھپ رہے تھے اور منافق لوگ اپنی رسوائی کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چھپ رہے تھے۔پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابھی جمعہ نہیں ہوا۔اچانک ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا۔اے عمر خوشخبری ہو کہ آج اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کردیا (تفسیر روح البیانی' ابن کثیر روح المعانی' خازنہ تفسیر مظہری)۔

☆ سیرت ابن ہشام صفحہ ۵۲۸ میں عنوان ہی یوں قائم کیا ہے۔طردالمنافقین من مسجد رسول اللہ ﷺ یعنی منافقوں کو مسجد نبوی سے دھتکار دینا۔پھر یہ بیان فرمایا۔فامرھم رسول اللہ ﷺ فاخرجوا من المسجد اخراجا عینفا یعنی منافقوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے نکل جانے کا حکم دیا تو ان کو سختی کے ساتھ مسجد سے نکال دیا گیا۔

☆ جب محبوب کبریاء ﷺ نے منافقوں کو مسجد شریف سے نکل جانے کا حکم دیا تو سیدنا ابوایوب اور سیدنا خالد بن زید رضی اللہ عنہما اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا (سیرت ابن ہشام)۔

☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ منافق کو پکڑا۔اس کے گلے میں چادر ڈال کر زور سے کھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا پھر اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ وہ صحابی فرماتے جاتے اف لک منافا خبیثا ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے (سیرت ابن ہشام)۔

☆ زید بن عمرو منافق کی لمبی داڑھی تھی تو سیدنا عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد شریف سے باہر نکال کر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا وہ گر گیا پھر وہ منافق بولا اے عمارہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تجھے دفع کرے تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے جو عذاب تیار کیا ہوا ہے وہ اس سے بھی بہت سخت ہے۔ اے منافق آئندہ محبوب کبریاء ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا (سیرت ابن ہشام)۔

☆ ایک نوجوان منافق قیس بن عمرو تھا اس کو حضرت ابو محمد نجاری بدری رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور اس کی گدی پر مارنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اسے مسجد نبوی شریف سے باہر نکال دیا (سیرت ابن ہشام)۔

☆ سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب یہ فرمان عالی شان سنا کہ اے منافقو مسجد سے نکل جاؤ تو آپ نے حارث بن عمرو کو پکڑا۔ اس کے سر پر بالوں کا گھپا تھا اسے سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اسے مسجد شریف سے باہر پھینک دیا تو وہ منافق کہہ رہا تھا۔ اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ) تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے۔ تو صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے منافق تو اسی لائق ہے۔ اے اللہ و رسول کے دشمن آئندہ مسجد شریف کے قریب نہیں آنا کیونکہ تو پلید ہے (سیرت ابن ہشام)۔

☆ سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ اور ان کا بھائی زوی بن حارث جو کہ منافق تھا۔ یہ دونوں مسجد میں بیٹھے تھے تو جب فرمان جاری ہوا کہ اے منافقو مسجد سے نکل جاؤ تو حضرت عمرو بن عوف نے بھائی سے فرمایا اے منافق تجھ پر افسوس ہے تجھ پر شیطان کا غلبہ ہے۔ پھر اسے گھسیٹ کر سختی کے ساتھ مسجد شریف سے باہر نکال دیا (سیرت ابن ہشام)۔

سامعین محترم! یہ تھا مالک کائنات ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہدایت کے ستاروں کا کردار مگر آج کل کا پیدائشی مفتی مسلمان یہی رٹ لگائے جا رہا ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے کسی سے نفرت کا حکم نہیں دیا گویا آج کا انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ پر لگا رہا ہے **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

☆ نیز سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے مزید فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور محبت کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کے ساتھ دشمنی کی طرف لے جاتی ہے۔ لہٰذا اے مسلمان بھائیو غور کریں ولی غوث قطب بلکہ خود اللہ تعالیٰ کا حبیب ﷺ فرمائیں ''بچو بچو بچو'' لیکن آج کا مسلمان کہے نہیں جی کسی سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔

سامعین محترم! اس کی تائید دوسری حدیث پاک سے ہو رہی ہے کہ جان کائنات ﷺ نے سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا! اے ابوامامہ (رضی اللہ عنہ) کسی قدری کسی مرجی کسی خارجی (یہ تین گمراہ فرقوں کے نام ہیں) کے پاس مت بیٹھ کیونکہ یہ لوگ دین کو یوں الٹ دیتے ہیں جیسے کہ برتن الٹ دیا جاتا ہے اور یہ لوگ یہود و نصاریٰ کی طرح دین میں غلو کرتے ہیں (فتاوی الحرمین)۔

خاص کر خارجی لوگوں نے دین میں ایسا غلو کیا ہے کہ کافروں اور بتوں والی آیات مبارکہ پڑھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نبیوں ولیوں کو بالکل نکمے ناکارے ثابت کیا ہے (تفصیل ہماری دیگر کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں)۔

☆ اسی لئے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو ساری مخلوق سے بدتر قرار دیتے تھے۔ جیسے کہ بخاری شریف میں ہے۔ **وکان ابن عمر براهم شرار خلق الله وقال انهم انطلقوا الى ايات نزلت فى الكفار فجعلوها على المؤمنين** ۔یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو ساری خدائی سے بدتر جانتے تھے اور فرماتے یہ اس لئے ہے کہ خارجی لوگ وہ آیتیں جو کہ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ ان آیات مبارکہ کو ایمان والوں (نبیوں ولیوں) پر چسپاں کرتے ہیں۔

نیز یہ ارشاد گرامی کسی وعظ کی کتاب سے نہیں لیا گیا بلکہ یہ اس کتاب میں ہے جس کا درجہ قرآن پاک کے بعد ہے یعنی صحیح بخاری۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز اس ارشاد مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص یہ کہے کہ نبی ولی کچھ نہیں کر سکتے وہ اہلسنت و جماعت میں سے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ ایسا شخص پکا خارجی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے بیگانے کو پہچانیں۔

☆ رحمت کائنات ﷺ کا یہ فرمانا کہ مرجی، قدری، خارجی دین میں یوں غلو کرتے ہیں جیسے کہ یہود و نصاریٰ نے غلو کیا ہے۔ بیشک خارجیوں کا دین میں غلو ایسا ہی ہے جیسے کہ یہودیوں کا غلو ہے۔ قرآن مجید ہے۔ **قالت اليهود يدالله مغلوله** یعنی یہودی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے لیکن وہ دیتا کسی کو کچھ نہیں۔ یوں ہی خارجی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس علم غیب بھی ہے، اختیار بھی لیکن وہ نہ تو کسی نبی ولی کو غیب کا علم دیتا ہے نہ اختیار دیتا ہے (العیاذ باللہ)۔

☆ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا حضور آپ کو فلاں آدمی نے سلام بھیجا ہے۔ یہ سن کر فرمایا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے دین میں ایک نیا ہی مذہب ایجاد کیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اسے میرا سلام مت کہو۔

☆ ایک صاحب جن کا نام ایوب تھا وہ فرماتے ہیں۔ میں طلق بن حبیب بے ادب کے پاس بیٹھا تھا تو مجھے حضرت محمد بن سیرین نے دیکھ لیا تو فرمایا۔ **لم اراک جلست الى طلق بن حبيب لاتجالسه** یعنی اے ایوب تو طلق بن حبیب کے پاس کیوں بیٹھا تھا آئندہ اس کے پاس مت بیٹھو (فتاویٰ الحرمین)۔

☆ اسامہ بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں دو بدعقیدہ مولوی حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ حضور ہم احادیث مبارکہ بیان کریں تو فرمایا۔ اجازت نہیں پھر انہوں نے عرض کیا حضور ہم قرآن پاک کی آیات مبارکہ بیان کریں تو فرمایا نہیں۔ نیز فرمایا۔ تم اٹھ جاؤ یا میں اٹھ

جاتا ہوں۔ یہ سن کو وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ان کے جانے کے بعد کچھ احباب نے عرض کیا۔حضور اگر وہ مولوی صاحبان قرآن پاک کی کوئی آیت مبارکہ سنا دیتے تو کیا حرج تھا۔ یہ سن کر فرمایا۔ مجھے ڈر تھا کہ وہ اپنے نظریئے کے مطابق ہیرا پھیری کر کے آیت پاک بیان کرتے تو وہ کہیں میرے دل پر نہ بیٹھ جاتا (فتاویٰ الحرمین)۔

یہ واقعہ بیان کر کے بعض بزرگوں نے فرمایا۔ مسلمان ہوش کر کہ حضور محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ ولیوں کے ولی امام المعمرین وہ تو اتنی احتیاط کریں کہ کسی بدعقیدہ سے قرآن پاک کی ایک آیت مبارکہ ایک حدیث پاک سننا گوارہ نہ کریں اور تم ہو کہ ہر کسی کی سنی چاہئے۔اس سے بچو بچو۔

''اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے''۔

☆ سلام بن مطیع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ایک بدعقیدہ آدمی نے حضرت ایوب کی خدمت میں عرض کیا۔اے ابوبکر میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں تو حضرت ایوب پشت پھیر کر چل دیئے اور چھنگلی سے اشارہ کر کے فرمایا میں آدھی بات بھی نہیں سنتا (فتاویٰ الحرمین)۔اللہ تعالیٰ ایسے اکابرین کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اپنے کردار اور اپنے اقوال مبارکہ سے صلحکلیت کے سامنے بند باندھ دیا ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد کسی نے عالم رؤیا میں آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا حضور! کیا حال ہے۔تو فرمایا۔ میرے رب نے عتاب کیا (ڈانٹ دی) اور مجھے تین سال کھڑا رہنے کا حکم دیا اور یہ اس لئے کہ میں نے ایک دن ایک بدعقیدہ کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عبداللہ تو نے میرے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہ کی (کیوں شفقت سے دیکھا تھا)۔ یہ واقعہ لکھ کر صاحب روح البیان فرماتے ہیں یہ تو صرف شفقت سے دیکھنے کا وبال ہے تو جو لوگ ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا (الامان الحفیظ)۔

اے میرے عزیز بھائیوں ''بچو، بچو، بچو'' بعد میں پچھتانے اور کف دست ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا۔اگر بے ادب بیمار ہو جائے تو ان کی بیمار پرسی مت کرو اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ میں مت شریک ہو (ابوداؤد' فتاویٰ الحرمین)۔

آج کل کا جاہل مسلمان کہہ دیتا ہے کہ ہر کسی کا جنازہ پڑھ لینا چاہئے تو کیا (معاذ اللہ خاک بدھن گستاخ) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غلط فرمایا ہے۔**ولا تصل علیٰ احد منھم مات ابدا ولا تقسم علی قبرہ** یعنی اگر کوئی بھی منافق مر جائے تو اے محبوب (ﷺ) اس کا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔

☆ بعض فقہاء نے فرمایا کہ اہلسنت و جماعت اپنی بیٹی کسی معتزلی کے نکاح میں نہ دے کیونکہ سنی اور

بدمذہب کے درمیان اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ دین میں اختلاف ہے اور تقویٰ کی شان یہ ہے کہ اپنے غیر جنس کی صحبت سے بچو اور ان سے رشتہ داری مت کرو۔

نیز فرمایا۔ علامہ رستغفنی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اہل سنت اور معتزلہ کے درمیان رشتہ داری کا کیا حکم ہے تو فرمایا یہ جائز نہیں ہے۔

☆ علامہ حقی صاحب روح البیان نے فرمایا۔ یہی حکم ہے باقی گمراہ فرقوں کا جن کے عقائد اہلسنت و جماعت کی طرح نہیں ہیں اور ان کے عقائد پر تکفیر یا تضلیل لازم آئے۔

☆ روح البیان میں ہے۔ **ولو کان مبتدعاً والمراۃ سنیته لم یکن کفواً لها کما فی النتف** ۔ یعنی مرد اگر بدعقیدہ ہو اور عورت سنی ہو تو وہ مرد اس عورت کا کفو نہیں ہے (نکاح نہ ہوگا)۔

☆ فتاویٰ شامیہ رد المحتار میں ہے کہ حضرت خواجہ ابوبکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک حنفی نے ایک اہلحدیث سے اس کی بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو اس اہلحدیث نے یہ شرط لگائی کہ اگر حنفی مذہب کو چھوڑ دے اور فاتحہ خلف الامام پڑھے' نیز رفع یدین کیا کرے تو میں تجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیتا ہوں۔ اس پر اس حنفی نے یہ شرط قبول کر لی اور نکاح کر لیا۔ پھر حضرت شیخ ابوبکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس نکاح کا کیا حکم ہے۔ یہ سن کر حضرت شیخ قدس سرہ نے سر جھکایا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا نکاح تو ہو گیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ حنفی شخص اپنا ایمان سلامت نہ لے جا سکے گا کیونکہ اس نے گندے چمڑے کی خاطر اپنا حق مذہب چھوڑ دیا ہے۔ یہ مسئلہ اپنی جگہ مسلم ہے کہ جس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں جلے گا۔ ''اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے''۔ لہذا اے میرے سنی بھائیو! ہوش کریں اور ''بچو بچو بچو'' ایسی حرکت سے جس سے ایمان خطرے میں پڑ جائے۔

سامعین محترم! کچھ احباب اپنے بچوں کو بے ادبوں کے مدرسوں میں داخل کرا دیتے ہیں اور وہ وہاں پڑھ کر بے ادب ہو جاتے ہیں۔ مسلمان بھائیو! بچو بچو بچو اس روش سے۔ سیدنا محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ **ان هذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم** ۔ صحیح مسلم میں ہے کہ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ دین کا علم سراپا دین ہے لہذا غور کرو کہ تم کس سے دین حاصل کر رہے ہو (رواہ مسلم' مشکوٰۃ ص ۳۷)۔ پھر جب ایسے بچے بے ادبوں کے مدرسوں سے پڑھ کر عالم بن جاتے ہیں تو منبروں پر بیٹھ کر نبیوں' ولیوں کی شان میں بے ادبیاں کرتے رہتے ہیں۔

☆ چنانچہ ایک دوست نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ میرے بھائی کی شادی ہوئی۔ شادی کے بعد لڑکی والوں نے ہماری دعوت کی ہم ان کے گھر پہنچ گئے۔ اتفاقاً جمعہ کا دن تھا وہاں بیٹھے تو بعض احباب نے کہا جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ لہذا پہلے جمعہ پڑھ آئیں پھر کھانا کھائیں گے ہم ایک مسجد میں جو قریب تھی پہنچ گئے۔ خطیب صاحب آئے منبر پر بیٹھ کر ایک آیت کی تلاوت کی اور **یاایها النبی** کا ترجمہ اس انداز میں کیا کہ جیسے اللہ تعالیٰ اپنے کسی دشمن کو خطاب کر رہا ہے مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہم کہاں پھنس

گئے ہیں۔ جب جمعہ پڑھا گیا اور نمازی خطیب صاحب کے ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے آگے بڑھے تو میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا اور جب میری باری آئی تو میں نے مصافحہ کرتے ہوئے خطیب سے سوال کر دیا۔ مولوی تیرا گھر کہاں ہے۔ وہ بڑبڑایا ارے تجھے بولنے کی تمیز نہیں۔ میں نے دوسرا سوال کر دیا کہ تیرے بیٹے کتنے ہیں۔ وہ پھر بڑبڑایا میں نے تیسرا سوال کر دیا کہ تیرا نام کیا ہے۔ وہ اور بھڑکا اور کچھ نمازی بھی اس کی حمایت میں بولے کہ تجھے بولنے کی تمیز نہیں۔ میں نے کہا یہ ٹکے کا ملاں ہے۔ اس کو آپ کی بجائے تو کہنے سے تم سب فروختہ ہو گئے ہو تو جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کیا اس کی کوئی عزت نہیں۔ یہ سنکر کچھ نمازی تو سمجھ گئے لیکن جن پر بے ادبی کا رنگ چڑھا ہوا تھا وہ نہ سمجھے اور وہ خطیب بڑبڑاتا ہوا مسجد سے نکل گیا۔

سامعین محترم! یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا قیامت کے قریب کچھ علماء منبروں پر بیٹھ کر میری ہجو کریں گے (حجتہ اللہ علی العالمین)۔ لہذا اے میرے مسلمان بھائی! ہوش کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تو اپنے بیٹے کو عالم دین بنانا چاہے اور وہ تم سب کو لے کر دوزخ کا ایندھن بنا ہوا ہو۔ میرے عزیز! اگر بے ادبی ہوتے ہوئے کوئی نماز کوئی روزہ کوئی حج کوئی جہاد فائدہ دیتا تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہ کڑا حکم نہ سناتا۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ یہ نمازی، حاجی، روزے دار، جنگوں میں شریک ہونے والے بے ادب لوگ یہ قیامت کے دن دوزخ میں کافروں سے بھی نیچے ہوں گے۔ اسی لئے بزرگان دین نے بے ادبوں کے ہاں علم پڑھنے سے سختی سے منع فرمایا ہے جیسے کہ امام ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک صحیح مسلم سے پیش کیا گیا ہے۔

☆ حضرت خواجہ خوجگان خواجہ سلطان عالم میر پوری رحمتہ اللہ علیہ جب کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لے گئے تو وہاں ایک خادم بنام محمد اشرف نہایت خدمت گزار تھا۔ وہ خدمت سے فارغ ہوا تو عرض کیا۔ حضور میں قرآن مجید پڑھنے جایا کرتا ہوں۔ اجازت ہو تو پڑھ آؤں۔ یہ سن کر فرمایا۔ قرآن مجید پڑھنا بہت بڑی نیکی ہے۔ پڑھ آؤ۔ پھر پوچھا کس سے پڑھتے ہو تو خادم نے ایک بے ادب مولوی کا نام لیا تو حضور نے فرمایا خبردار محمد اشرف تو کورا چٹا جاہل رہ جائے تو اس سے بہتر ہے مگر اس بے ادب سے ہرگز ہرگز نہیں پڑھنا۔ ''اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے''۔

☆ اللہ کریم اپنے محبوب ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والوں کو اپنے بیگانے میں تمیز کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت شیخ شاہ شجاع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو شخص اللہ والوں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے مقامات (ولی، غوث قطب) کا انکار کرے۔ ڈر ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ ایمان پر نہ ہو اور وہ بے ایمان ہی مر جائے۔ حضرت شاہ شجاع کرمانی کے اس ارشاد مبارک میں شک نہیں۔

چنانچہ خواجہ خواجگان خواجہ بختیار کاکی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ انہوں نے دلیل العارفین میں اپنے پیر و مرشد سلطان الہند خواجہ

اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی تحریر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک آدمی تھا جس کے دل میں اللہ والوں اولیاء کرام کے ساتھ بغض وحسد تھا۔ وہ ان حضرات سے منہ موڑے رکھتا اور اولیاء اللہ کو دیکھنا بھی پسند نہ کرتا (جیسے آج کل سیدی داتا گنج بخش قدس سرہ کے دربار شریف کو کچھ لوگ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے)۔ وہ شخص جس کے دل میں بغض وحسد تھا۔ جب مر گیا اور اسے قبر میں اتارا گیا اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کیا تو اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا پھر دوبارہ اس کا منہ قبلہ رخ کیا پھر پھر گیا کئی بار ایسا ہوا۔ دفن کرنے والوں کو بہت حیرانی ہوئی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ جب دفن کرنے والوں کو تعجب اور حیرانگی ہوئی تو غیب سے آواز آئی۔ اے مسلمانوں کیوں تکلیف کرتے ہو۔ یہ وہ شخص ہے جو کہ مشائخ کرام اور علمائے حق سے منہ موڑا کرتا تھا۔

جو شخص مشائخ کرام اور علمائے حق سے منہ پھیرے ہم اس سے اپنی رحمت کو روک لیتے ہیں اور ایسے شخص کو راندہ درگاہ کر دیتے ہیں اور ایسے شخص کو قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اٹھائیں گے (دلیل العارفین ص ۲۸)۔ ''اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے''۔ میرے مسلمان بھائیو! غور کریں یہ ارشاد کسی فرقہ باز ملاں مولوی کا یا کسی واعظ کا نہیں ہے بلکہ یہ ارشاد مبارک اس ذات گرامی قدر کا ہے جس نے ہندوستان میں سب سے پہلے اسلام کا جھنڈا گاڑا اور لاکھوں ہندوؤں کو حلقہ بگوش اسلام کیا جو کہ محبوب دو جہاں ﷺ کے حکم سے ہندوستان میں اسلام کا پرچار کرنے آئے تھے۔

☆ اللہ والوں کی شان میں بے ادبی کے انجام کا ایک نصیحت آموز واقعہ سماعت فرمائیں۔ مشہور اہلحدیث عالم دین مولانا عبدالجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو کہ امرتسر کی مسجد تیلیاں والی کا امام ہے اور وہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتا بھی ہے۔ اس مولوی عبدالعلی نے کہا ہے ابوحنیفہ (امام اعظم رضی اللہ عنہ) سے میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ ابوحنیفہ کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔ یہ سن کر مولانا عبدالجبار صاحب جو کہ بزرگوں کا نہایت ہی ادب و احترام کیا کرتے تھے نے حکم دیا اس نالائق عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ وہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ مولوی عبدالعلی مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ زاں بعد کسی نے مولوی عبدالجبار سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آ گئی۔ **من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب** یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کسی نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میں اعلان جنگ کرتا ہوں (حدیث قدسی)۔ میری نظر میں امام ابوحنیفہ ولی اللہ تھے اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اور اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا

(کتاب مولانا داؤد غزنوی ص ۱۹۱)۔

سامعین محترم! اپنے پیارے محبوب ﷺ کی امت کو ان کی معمولی عملی کوتاہیوں کی وجہ سے دوزخ نہیں پھینکے گا ویعفو عن کثیر بلکہ جو لوگ اس کے حبیب ﷺ کے نیازمند ہو گئے ان کے چھوٹے بڑے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم ۔ہاں اس امت کے ان افراد کو دوزخ میں پھینکے گا جو اس کے حبیب ﷺ کی شان میں بے ادبیوں کے مرتکب ہوئے اور بے ادبوں کا ساتھ دیا۔ ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون یعنی خبردار آواز میں بھی میرے محبوب ﷺ کی شان میں بے ادبی ہوگئی تو ساری نیکیاں ملیامیٹ کردی جائیں گی اور تم گمان کرتے ہو گے کہ ہم نے اتنے وعظ کئے اتنی تبلیغیں کیں اتنے چلے کئے اتنی کتابیں لکھیں ہیں کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

لہذا میری مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ جن علماء نے معمولی سی بھی بے
ادبی کی ہے ان کو چھوڑ دیں ان سے الگ ہو جائیں ورنہ پچھتاوے کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ پھر یہ کہ بہت سارے مسلمان جو کہ میرے گمان کے مطابق نوے فیصد شیطان کے بہکانے سے برملا کہتے ہیں کہ جی سارے ہی ٹھیک ہیں سارے علماء قرآن وحدیث ہی پڑھتے ہیں۔ گویا شیطان ان سے اس سچے اور صادق ومصدق رسول ﷺ کو معاذ اللہ جھوٹا کہلانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بنی اسرائیل کے بہتر (۷۲) فرقے ہوئے ہیں لیکن میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے لیکن ان میں سے جنت میں صرف ایک جائے گا اور باقی سب دوزخ میں جائیں گے اور یہ حدیث پاک سچی اور کھری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو شیطان کی وسیسہ کاریوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

سامعین محترم! علامہ زمخشری جو کہ اہلسنت کے بہت بڑے عالم دین تھے۔ بڑے بڑے کتابوں کے مصنف ہوئے ہیں۔ ان کی تصنیفات میں سے تفسیر کشاف جو کہ بڑی بڑی چار جلدوں پر محیط ہے۔ اس علامہ زمخشری نے اپنا عقیدہ بدل لیا اور وہ معتزلی ہو گیا تو وہ دوزخی بن گیا۔ اس کا اظہار یوں ہوا کہ حضرت خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے خواجہ صدرالدین عارف جبکہ اپنی طالب علمی کے زمانہ میں تھے۔ اسی علامہ زمخشری کی علم نحو میں تصنیف شدہ کتاب مفصل دیکھی اور شوق پیدا ہوا کہ اس کو پڑھوں۔ اپنے والد ماجد خواجہ ملتانی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اجازت ہو تو میں مفصل پڑھ لوں قبلہ والد صاحب نے فرمایا۔ آج رات صبر کرو صبح کو بتائیں گے اور جب رات کو صاحبزادہ صاحب سوئے تو دیکھا کہ ایک شخص کو زنجیروں میں جکڑ کر لئے جا رہے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے پوچھا یہ کون ہے۔ جواب ملا یہ مفصل کا مصنف علامہ زمخشری ہے۔ اسے دوزخ لئے جارہے ہیں۔ اس سے واضح ہوا کہ جس کا عقیدہ اہلسنت وجماعت کے خلاف ہوا وہ دوزخی ہے خواہ وہ کتنا بڑا عالم ہو۔" اللہ اللہ بچائے ایسے

مولویوں سے اللہ بچائے''۔

☆ سیدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں خلق قرآن کا فتنہ کھڑا ہو گیا اور وقت کا خلیفہ بھی معتزلیوں کے جھانسے میں آ کر سیدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی مخالفت پر اتر آیا اور پھر مولوی بشر مریسی نے بھی خلیفہ کی حمایت میں سیدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ مقابلے اور مناظرے شروع کر دیئے پھر جب بشر مریسی مر گیا اور اسے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اسی قبرستان میں ایک نوجوان پہلے کا فوت شدہ اپنے کسی عزیز کو خواب میں ملا۔ اس نے دیکھا کہ اس مدفون کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے ہیں۔ اس نے قبر والے سے پوچھا کہ جب تو فوت ہوا تھا تیرے بال سیاہ تھے اب یہ سفید کیوں ہو گئے ہیں۔ قبر والے نے بتایا کہ اس قبرستان میں اتنے ہزار مدفون ہیں اپنے اپنے عملوں کے مطابق جزا تھی لیکن جب مولوی بشر مریسی اس قبرستان میں دفن ہوا تو دوزخ نے اس پر ایسی چنگاڑ ماری کہ سارے قبرستان والوں کے اس چنگاڑ کی وجہ سے بال سفید ہو گئے ہیں (تفسیر روح البیان ص ۲۱۶ جلد ۱۰)۔

یہ ہے وبال بدعقیدہ ہو جانے کا۔ حالانکہ یہی بشر مریسی سیدنا امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا شاگرد تھا۔ لیکن عقیدہ بدلنے سے وہ مار پڑی جس کا وبال سارے قبرستان والوں کو بھگتنا پڑا (الامان الحفیظ)۔

اے میرے عزیز و عقیدہ درست رکھیں اور یہ کہنا چھوڑ دیں کہ سارے ہی ٹھیک ہیں۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگی ہو جا
سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

سامعین محترم! وہابیوں' دیوبندویوں' گستاخوں' بے ادبوں کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز نہیں۔ حدیث پاک ہے۔ حضرت سائب بن خلا د رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نماز پڑھائی اور اس نے قبلہ رو تھوک دیا حالانکہ جان رحمت ﷺ دیکھ رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مالک کائنات ﷺ نے نمازیوں سے فرمایا۔ آئندہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت آیا اور وہ امام صاحب نماز کے لئے تیار ہوئے تو نمازیوں نے اس شخص کو نماز پڑھانے سے روک دیا۔ اس امام نے پوچھا تم نے نماز پڑھانے سے کیوں روکا ہے۔ نمازیوں نے بتایا کہ ہمیں محبوب کبریاء ﷺ نے منع کیا ہے۔ وہ شخص جان رحمت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا۔ کیا حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے تو سید دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں میں نے منع کیا ہے۔ راوی فرماتے ہیں غالباً رحمت دو جہاں ﷺ نے یہ بھی فرمایا تو نے قبلہ کی طرف تھوک کر اللہ رسول کو ایذا دی ہے۔

مسلمان غور کر جس نے جہت قبلہ کا ادب نہ کیا اس کی اقتداء میں خود راحت جاں ﷺ نماز پڑھنا منع فرمائیں حالانکہ اس کا تھوک نہ تو خانہ کعبہ پر پڑا نہ حجر اسود پر نہ آب رحمت پر' نہ مقام ابراہیم پر بلکہ صرف جہت قبلہ کا احترام نہ کرنے کی وجہ سے نماز کی ممانعت ہو تو جو کعبہ کے کعبہ محبوب کبریاء ﷺ سید الانبیاء

باعث ایجاد عالم ﷺ کا ادب نہ کرے اس کے پیچھے نماز کیسے منع نہ ہوگی۔

☆ اسی حدیث پاک کی شرح میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس امام کو نماز پڑھانے سے اس لئے منع کیا۔ رای منه قلة الادب یعنی بے ادبی کی وجہ سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا کہ نہی کی جگہ نفی کی طرف اس لئے عدول فرمایا کہ ایسا شخص بے ادبی کی وجہ سے امامت کے لائق ہی نہیں (مرقاۃ جلد۲ ص ۲۲۵)۔

نیز مراۃ المناجیح میں اسی حدیث کی شرح میں فرمایا جبکہ کعبہ کا بے ادب امامت کے لائق نہیں تو حضور ﷺ کا بے ادب اور آپ ﷺ کی شان میں بکواس کرنے والا امامت کے لائق کیسے ہوسکتا ہے۔ اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو بلا تحقیق ہر فاسق اور بے ادب کو امام بنا لیتے ہیں۔ اللہ اللہ بچائے ایسے مولیون سے اللہ بچائے۔

☆ جامع ترمذی، شفاء قاضی عیاض صفحہ ۴۳ جلد۲ میں ہے کہ سید رحمت دو عالم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ حاضر کیا گیا تا کہ محبوب کریم ﷺ اس کا جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا یہ شخص چونکہ میرے عثمان (رضی اللہ عنہ) کے متعلق دل میں بغض رکھتا تھا لہذا یہ اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہے اس لئے میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

سامعین محترم! توجہ فرمائیں کہ جو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھے اس کا جنازہ پڑھنے سے مالک دوجہاں ﷺ انکار کر دیں اور جو شخص محبوب کبریاء ﷺ کے متعلق دل میں بغض رکھے اس کا جنازہ پڑھنے کا کیا حکم ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔ ''اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے''۔

سوال:۔ وہ کون مسلمان ہے جو رسول اللہ ﷺ کے متعلق دل میں بغض رکھتا ہے؟

جواب:۔ قانون قدرت ہے الاناء یترشح بما فیہ یعنی برتن میں سے وہی چھلکتا ہے جو اس کے اندر ہو۔ یونہی اگر انسان کے دل میں کسی کی محبت ہوگی تو اس کی زبان اور قلم سے محبت کی باتیں ہی نکلیں گی اور اگر دل میں کسی کے متعلق بغض ہوگا تو ایسے کی زبان اور قلم سے بغض کی باتیں ظاہر ہوں گی۔ مندرجہ ذیل چند احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں جن کو پڑھ کر ہر مسلمان اندازہ کر سکتا ہے کہ کس کے دل میں محبت ہے اور کس کے دل میں بغض ہے:۔

☆ سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم نے دیکھنا ہو کہ کس کے دل میں محبت مصطفیٰ ﷺ ہے اور کس کے دل میں بغض رسول ﷺ ہے تو تم مجمع میں صحیح احادیث مبارکہ سے عظمت مصطفیٰ ﷺ بیان کرو اور پھر لوگوں کے چہروں کو دیکھو جس کا چہرہ کھل رہا ہے اس کے دل میں محبت ہے اور جس کے چہرے پر تیوری چڑھ رہی ہے سمجھ لو کہ اس کے دل میں نفاق ہے بغض مصطفیٰ ہے۔ اب چند عبارات تحریر کی جاتی ہیں جن کو پڑھ لینے کے بعد مومن

اور منافق کی پہچان آسانی سے ہو جائے گی۔ یعنی بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ کس کے دل میں محبوب کریم ﷺ کی محبت ہے اور کس کے دل میں بغض ہے۔

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد

(تذکیر الاخوان تتمہ تقویۃ الایمان از اسماعیل وہابی' دیوبندی)۔

حاجت روا' حاجت روا ایک خدا ایک خدا
امر یااللہ مدد باقی سب شرک و بدعت

(وہابیوں دیوبندیوں کا نعرہ)۔

۳۔ جس کا نام محمد یا علی وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

۴۔ نبیوں' ولیوں کے لئے تصرف و اختیار ماننے والا مشرک اور جہنمی ہے خواہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہی مانے (تقویۃ الایمان)۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور میں نفع ونقصان کی قدرت از خود یا خدا کی بخشی ہوئی جاننا اور ماننا شرک ہے (درس توحید)۔

۶۔ خود سید الانبیاء کو نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت نہ تو خود بخود ہے اور نہ خدا کی بخشی ہوئی تو پھر کسی اور نبی' ولی' پیر' شہید' غوث وقطب کو کیا اختیار جو کسی کی مشکل میں حاجت روائی کرسکیں (درس توحید)۔

۷۔ امام عالی مقام میں اگر خود کوئی قوت ہوتی تو دشمن کے مقابلہ میں کیوں دبتے' کیوں عاجز ہوتے؟ (درس توحید)۔

۸۔ اللہ تعالیٰ کے سوا خواہ وہ نبی ہو یا ولی' جن ہو یا فرشتہ کسی اور میں نفع ونقصان' بھلائی و برائی پہنچانے کی قدرت از خود یا خدا کی بخشی ہوئی جاننا اور ماننا شرک ہے (درس توحید)۔

۹۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی' ولی' پیر' شہید' غوث وقطب کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت از خود ہے یا اللہ پاک نے ان کو بخشی ہے وہ شخص از روئے کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ مشرک ہو جاتا ہے (درس توحید از علامہ سراج الدین' دیوبندی' وہابی جودھیودی)۔

۱۰۔ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہم الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کرسکتے ہیں اور ذات فخر دوعالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کرسکتے۔

۱۱۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تحریر الناس ص ۵۶)۔

۱۲۔ درس توحید مولوی سراج الدین وہابی دیوبندی کی کتاب ہے۔ اس کتاب پر مولوی احتشام الحق تھانوی دیوبندی اور مولوی محمد متین وہابی دیوبندی کی تائیدی وتصدیقی دستخط ہیں۔ اس کتاب درس توحید میں ہے کہ نبی' ولی کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنا شرک ہے۔

☆ کسی نبی، ولی کی نزر و نیاز کرنا شرک ہے (درس توحید)۔
☆ حاضر و ناظر جاننا شرک (درس توحید)۔
☆ کسی نبی، ولی کے لئے علم غیب ماننا درس توحید میں شرک قرار دیا گیا ہے۔
☆ کسی نبی، ولی کے لئے ہاتھ باندھ کر تعظیماً کھڑے ہونا شرک (درس توحید)۔
☆ انبیاء، اولیاء کے مقامات کی زیارت کے لئے دور و نزدیک سے جانا شرک۔
☆ انبیاء کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا بھی شرک۔
☆ کسی کو مشکل کشا ماننا بھی شرک ہے (درس توحید)۔
☆ کسی نبی، ولی کے وسیلہ سے دعا مانگنا بھی حرام و شرک ہے (درس توحید)۔
☆ انبیاء و اولیاء کے مزارات اور ان کے پاس جو مساجد ہیں۔ درس توحید کے مؤلف اور مصدق و مرید حضرات کے نزدیک ان کا توڑنا اور گرانا واجب ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ قبر پر جو عمارت بنائی گئی ہو اس کا توڑنا اور ڈھانا واجب ہے۔ اگرچہ مسجد ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ قبوں کا بنانا اسلام کو ضرر رسانی میں مسجد ضرار سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے (درس توحید ص ۳۷)۔

سامعین محترم! دل تھام کر مزید سنیئے۔ نقل کفر کفر نباشد۔ لکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کا گھر سے بے گھر ہونا، وطن سے بے وطن ہونا اور دندان مبارک شہید ہونا، پیشانی مبارک زخمی ہونا، جسم اطہر کا سنگ باری سے لہولہان ہونا، ساحر، کاہن، کاذب، صابی، مجنوں وغیرہ کا لقب پانا کفار کا سب وشتم لعن طعن سے پیش آنا آپ ﷺ کو برادری سے باہر کیا جانا، لین دین، کھانا پینا، موقوف، شادی بیاہ، رشتہ ناطہ الگ اور مارے بھوک کے پیٹ پر پتھر باندھنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو کوئی قدرت نہ تھی (معاذ اللہ)۔

اسی طرح امام حسین کی آنکھوں کے سامنے دریائے فرات بہہ رہا تھا۔ گھوڑے گدھے، خچر، اونٹ تک سراب ہو رہے تھے مگر آپ علیہ السلام کا سارا کنبہ تین روز سے پیاسا پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہا تھا پھر آپ کے بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، بیٹوں کو برچھیوں، تیروں اور تلواروں سے چھلنی کیا گیا، آپ اپنے بچے کو پیش کر کے مخالف کو رحم دلاتے ہیں کہ ہم نے تمہارا کچھ بگاڑا ہوگا اس بچے نے کیا بگاڑا ہے مگر ایک بے رحم کا تیر بچہ کو لگتا ہے اور بچہ باپ کی گود میں سانس توڑ دیتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ امام حسین علیہ السلام کو کوئی قدرت نہ تھی کیونکہ قدرت کاملہ وہ ہے جو کسی دشمن سے نہ دبے وہ اگر خدا کے سوا کسی اور میں ہو سکتی تو امام حسین علیہ السلام اپنے دشمن کے مقابلے میں کبھی عاجز نہ ہوتے (نعوذ باللہ من ذالک)۔

سامعین محترم! یہ ہے درس توحید کے مؤلف کا وہ علمی شاہکار جس کو انہوں نے بڑے زور و شور سے پیش کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں عبارتوں میں محبوب کبریاء ﷺ اور سیدنا امام حسین علیہ السلام کی صریحاً توہین کی ہے کیونکہ جہاں ان کی عدم قدرت اور عاجزی ثابت کی گئی ہے وہاں کفار اور یزیدیوں کی قدرت ثابت کی گئی ہے۔ تبھی تو انہوں نے ایسا کیا چونکہ ان کو قدرت تھی وہ غالب آ گئے اور ان کو قدرت نہ

تھی یہ عاجز ہو گئے (معاذ اللہ) (بریں عقل و دانش بباید گریست)۔

سامعین محترم! وہابی' دیوبندی اپنے مولویوں کو نبیوں' رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑا مانتے ہیں۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی' وہابی نے اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے بارے میں لکھا ہے۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی
مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

سامعین محترم! ہم نبیوں' رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ولیوں (رحمتہ اللہ علیہم) کو حاجت روا' دافع بلاء اور مشکل کشا مانیں تو دیوبندیوں' وہابیوں کے نزدیک شرک ٹھہرے اور وہ اپنے مولوی کو حاجت روا مانیں تو پکے مومن۔

انصاف کیجئے

سامعین محترم! اہل اسلام محبوب کریم ﷺ کی ذات اطہر کو نور مانتے ہیں لیکن علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ یہ کفر و شرک والا عقیدہ ہے۔ لیکن علماء دیوبند و نجد اپنے اکابرین کو نور عین مانتے ہیں۔ آیئے ہم آپ کو دیوبند و نجد قادیاں کی اندھیر نگری کی سیر کراتے ہیں۔

اشرف علی تھانوی نور ہیں

ایک دفعہ احقر حاضر خدمت تھا اور حضرت والا (تھانوی) مدرسہ ہی میں حوض سے جنوب کی طرف رات کو سویا کرتے تھے اور احقر کی چارپائی بھی حضرت کی چارپائی کے برابر میں ہوتی تھی۔ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو احقر کو محسوس ہوتا کہ ایک نور مثل صبح صادق اوپر کو اٹھتا ہے اور سفید رنگ کے شعلے حضرت کے جسم سے بار بار اوپر کو اڑتے تھے (معمولات اشرفی ص ۲۱)۔

☆ ایک روز احقر کسی ضرورت سے حضرت والا (تھانوی) سے بہت دور حوض کے شمال کی طرف سویا' آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ نور مثل صبح صادق موجود تو ہے مگر مقررہ جگہ سے ہٹا ہوا ہے' غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سہ دری کے اندر ہے۔ احقر اس کی تحقیق کے لئے اٹھا تو دیکھا آج حضرت والا (تھانوی) سہ دری کے اندر تہجد پڑھ رہے ہیں (معمولات اشرفی ۱۲' مطبوعہ لاہور)۔

اللہ کے نور سے مراد تھانوی صاحب ہیں

اب بحمد اللہ ذرا آنکھیں کھلی ہیں گو اب بھی بہت لوگ آنکھ کھول کر پھر بند کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں مگر انشاء اللہ اب کھل کر ہی رہیں گی۔ یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یہ نور (تھانوی) تمام ہی ہو کر رہے (افاضات الیومیہ ج ۶' ۲۴ مطبوعہ ملتان)۔

رشید احمد گنگوہی نور مجسم تھے

دیوبندی شیخ الہند محمود الحسن گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں۔

چھپائے جامۂ فانوس کیوں کہ شمع روشن کو
تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہی عریانی

(مرثیہ ص ۱۲ مطبوعہ دیوبند)۔

دیوبندی عقیدت کے ساتھ گنگوہی صاحب کے بارے میں کہتے ہیں کہ (تذکرۃ الخلیل ص ۶۰ تذکرہ الرشید جل ص ۹۹، تزکرۃ الخلیل ص ۵۸)۔

کیا وصف کروں اس کا ممتاز
انسان کی شکل میں فرشتہ دیکھا
قطب عالم غوث دوراں بے مثال
گنج عرفاں نور ایقاں خوشحال

اکابرین دیوبند کے پیرومرشد نور تھے

حاجی صاحب بے شک چاند ہیں کہ ان کے نور سے ہزار ہا آدمی مستفید ہوئے اور ہوتے ہیں اور ہوں گے (امداد المشتاق ص ۱۲۹ از تھانوی)۔ میرا (حاجی صاحب) کا ثانی کوئی دنیا میں نہیں (ارواح ثلاثہ ص ۲۶۳)۔

خلیل احمد انبیٹھوی نور تھے

مولانا خلیل احمد صاحب تو نور ہی نور ہیں ان میں نور کے سوا کچھ نہیں (تذکرۃ الخلیل ص ۳۵۹)۔
مولانا خلیل احمد صاحب کی نرالی شان تھی چہرے سے انوار برستے تھے (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۰)۔
مولانا خلیل احمد کے حرم شریف میں آنے سے حرم انوار سے بھر گیا (فضائل ذکر ص ۴۲، فضائل اعمال ص ۴۱۲)۔

سید احمد نور تھے

جس طرح دیکھئے وہ نور نظر آتا ہے (سیرت سید احمد ج ۱ ص ۳۰۰)۔

قاسم نانوتوی نور تھے

میں نے انسانیت سے بالا درجہ ان نانوتوی کا دیکھا ہے۔ وہ شخص ایک فرشتہ مقرب تھا۔ جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا (ارواح ثلاثہ ص ۲۵۹، سوانح قاسمی ج ۱ ص ۱۳۰)۔

تبلیغی جماعت کے بانی نور تھے

اے نور عین حضرت الیاس دہلوی (حضرت جی کی یادگار تقریریں ص ۷۸)۔

محمد یوسف دیوبندی بے مثال تھے

دور حاضر کا وہ یوسف بے مثال ولا جواب (حضرت جی کی یادگار تقریریں ص ۷۷)۔

احمد علی لاہوری نور تھے

اللہ کا نور ولی اللہ (احمد علی) میں چمکتا ہے (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۴ مئی ۱۹۶۲)۔

اکابرین دیوبند نور تھے

ان کا ثانی اب کہیں تم پاسکو ممکن نہیں جو بھی ہیں وابستہ دارالعلوم دیوبند (مبشرات ص ۳)۔ ہمارے یہ سارے بزرگ آفتاب و ماہتاب تھے (ارواح ثلاثہ ص ۲۶۲)۔ خدایاد آئے جن کو دیکھ کر وہ نور کے پتلے (اکابر علمائے دیوبند ص ۱۲)۔ اپنے بزرگ بحمد اللہ بے نظیر جامع کمالات تھے (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۱۳۵)۔ مربی قرائن سے یا نور بصیرت سے معلوم کر لیتا ہے (افاضات الیومیہ ج ۲ ص ۱۱۰)۔

مرد حقانی کی پیشانی کا نور

کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۵۶)۔

دارالعلوم دیوبند خاک کے پتلوں کو نوری بناتا ہے

''دارالعلوم دیوبند کے نام'' کی سرخی کے تحت لکھا ہے کہ خاک کے پتلوں کو بھی نوری بنانے والے (ہفت روزہ خام الدین لاہور ۲۵ اپریل ۱۹۸۰ء)۔

مرزا قادیانی

میں اللہ کے نوروں سے آخری نور ہوں (کشتی نوح ص ۸۱)۔ آپ (مرزا قادیانی) کا رنگ گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی تھا۔ اس میں ایک نورانیت اور سرخی جھلک مارتی تھی (ذکر حبیب ص ۶ مطبوعہ ربوہ)۔

انصاف کیجئے

سامعین محترم! یہی وہ جماعت ہے کہ جو محبوب کبریاء ﷺ کی ذات اقدس کو مثل بشر قرار دیتے ہیں خلیل احمد انبیٹوی لکھتے ہیں کہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں (براہین قاطعہ ص ۷)۔ بعض صفات میں ہم اور حضور ﷺ مشترک ہیں (افاضات الیومیہ ۱۰۲۱ ص ۲۷۱)۔

دوسری طرف یہی اپنے اکابر کو نور مانتے ہیں۔ انصاف اس دنیا سے رخصت نہیں ہو گیا۔ فیصلہ کیجئے کہ ان کا اپنے اکابر کے بارے نور ہونے کا عقیدہ ہے۔ تو انبیاء و اولیاء کے بارے میں اسی عقیدے کے متعلق عرصہ دراز سے دیوبندی ہمارے ساتھ کیوں برسرپیکار ہیں۔ یہ رسول دشمنی نہیں تو کیا ہے۔ میں تو یہ کہوں گا۔ اللہ اللہ بچائے ایسے مولیوں سے اللہ بچائے۔

وہابیہ دیوبندیہ کی محبوب کریم ﷺ سے عداوت

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو عظیم الشان اختیارات عطا کئے ہیں اور اللہ کریم کی عطا سے مخلوق کی دستگیری اور حاجت روائی کرتے ہیں مگر دیوبندی وہابی مذہب کے اکابر واصاغر کا کہنا ہے کہ انبیاء اولیاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

اگر وہابیہ دیوبندیہ کا یہ عقیدہ ان کے بقول قرآن وحدیث کے مطابق تھا تو انہیں ہر صورت میں اس پر گامزن وقائم رہنا چاہئے تھا کہ جو عقیدہ ان کے نزدیک انبیاء واولیاء کے بارے شرک تھا۔ وہ انہیں تمام مخلوق میں ہر ایک کے ساتھ رکھے جانے کو شرک سمجھنا چاہئے تھا مگر یہی ان کی دورخی واسلام دشمنی ہے کہ تصرف واختیار واستمداد کا جو عقیدہ ان کے نزدیک انبیاء واولیاء کے بارے شرک تھا۔ یہ وہی عقیدہ و تصرف واختیار کا اپنے بڑے مولویوں اکابر کے لئے ثابت کرنے کو دین وایمان سمجھتے ہیں۔ یہاں تصویر کے دورخ پیش کر رہے ہیں پہلی تصویر کے رخ میں وہابی دیوبندی اکابر کی کتب معتبرہ سے یہ ثابت کریں گے کہ ان کے نزدیک انبیاء واولیاء کے بارے تصرف واختیار اور استمداد کا عقیدہ کفر وشرک ہے اور تصویر کے دوسرے رخ میں وہابیہ دیوبندیہ کی معتبر کتب سے یہ ثابت کریں گے کہ تصرف واختیار اور استمداد اپنے اکابر کے لئے ثابت کرتے نہیں تھکتے اور پھر فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں گے کہ انصاف اس دنیا سے رخصت نہیں ہوگیا۔ اپنے ضمیر سے پوچھ کر غیرت ایمانی سے فیصلہ کیجئے کہ ایک ہی عقیدہ ونظریہ ان وہابی دیوبندی مذہب کے نزدیک انبیاء واولیاء کے لئے کفر بھی ہے اور شرک بھی ہے اور وہی نظریہ اپنے ان اکابر واصاغر کے بارے میں عین ایمان کس طرح بن گیا ہے۔ اب تصویر کے دونوں رخ ملاحظہ کیجئے۔

تصویر کا پہلا رخ

ا۔ وہابیہ دیوبندیہ کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتے ہیں کہ **ان محمدا لا یملک لنفسہ نفعاً ولا ضرا فضلا عن عبدالقادر** (کشف الشبہات ص۱۰)۔ رسول مکرم ﷺ اپنی ذات کے لئے نفع ونقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا (کشف الشبہات ملحقہ الجامع الفریدہ ص۲۱ طبع لاہور، گلشن توحید ص۲۱)۔

۲۔ یہی محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو فرشتوں نبیوں یا ولیوں کا قصد کرتے ہیں وہ صرف ان کی سفارش کے ذریعہ قرب خداوندی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اسی عقیدہ کی رو سے ان کا مال مباح اور ان کو قتل کرنا حلال ٹھہرا (الجامع الفریدہ ص ۱۵ گلشن توحید ۱۲)۔ غیر اللہ کو پکارنا شرک اکبر ہے (کتاب التوحید مترجم ص۱۲۹ طبع لاہور)۔

وہابی دیوبندی مذہب کے امام اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں۔ سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور ونزدیک سے پکارے۔ یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اس کی صورت کا یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کی خبر ہو جاتی ہے

اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں جیسے بیماری، تندرستی، کشائش و تنگی، مرنا جینا، غم وخوشی سب کی ہر وقت اسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے۔ سوان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں۔ خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے خواہ پیر شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت پری سے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان ص ۹، ۱۰ طبع دہلی)۔ سو انہوں نے بیان کر دیا (حضور ﷺ) مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں (تقویۃ الایمان ص ۲۴)۔

اللہ سے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں (انبیاء و اولیاء) کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے (تقویۃ الایمان ص ۴۳)۔ سارا کاروبار جہاں کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویۃ الایمان ص ۵۸)۔ اب ضمناً ہم محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسمٰعیل دہلوی کے متعلق علمائے دیوبند کی رائے نقل کر رہے ہیں۔ دیوبندی قطب العالم رشید احمد گنگوہی محمد بن عبدالوہاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدۃ تھے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۶ تالیفات رشیدہ ص ۲۴۱)۔

مشہور دیوبندی مناظر منظور نعمانی اور شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق نامی کتاب میں نجدی کی کھل کر وکالت کی اس کتاب پر قاری طیب اور دیوبندی شیخ محمد زکریا کی تصدیق ہے۔ کتاب تقویۃ الایمان کے متعلق رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں کہ کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردشرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب امر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۹۲، تالیفات رشیدیہ ص ۸۴)۔

سامعین محترم! تصرف و اختیار اور استمداد پر دیوبندی وہابی مذہب کی چند ایک عبارات ہم نے بیان کی ہیں اختصار مانع ہے ورنہ ایسی سینکڑوں عبارات پیش کی جاسکتی ہیں۔ یہ ان کا بنیادی مذہب اور ان کے عقائد ہیں ان عبارات سے ایک خالی الذہن آدمی بھی اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ محبوب کبریاء ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء کے متعلق تصرف و اختیار کا عقیدہ کفر و شرک اور منافی توحید ہے، وہابی دیوبندی مذہب کے نزدیک۔

دیوبندی حکیم الامت تھانوی کی حضرت خواجہ اجمیری سے عداوت اور بت پرستی کے فوائد سے آشنائی

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے ملفوظات میں ہے کہ ایک انگریز نے لکھا ہے کہ ہندوستان

میں سب سے زیادہ حیرت انگیز بات میں نے یہ دیکھی کہ اجمیر میں ایک مردہ کو دیکھا کہ اجمیر میں پڑھا ہوا سارے ہندوستان پر سلطنت کر رہا ہے۔ واقعی خواجہ صاحب کے ساتھ لوگوں کو بالخصوص ریاست کے امراء کو بہت ہی عقیدت ہے۔ ان حضرات نے اللہ کی اطاعت کی تھی پھر دیکھئے کیا رنگ ظاہر ہو رہا ہے۔ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب نے عرض کیا کہ جب فائدہ ہوتا ہوگا تب ہی تو اس قدر عقیدت ہے (تھانوی اشرف علی نے) فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جیسا ظن ہو ویسا ہی معاملہ فرماتے ہیں۔ اس طرح تو بت پرستوں کو بت پرستی میں بھی فائدہ ہوتا ہے (ملفوظات کمالات اشرفیہ ص ۳۸۴ طبع ملتان)۔

اندازہ کیجئے۔ تھانوی نے حضرت خواجہ اجمیری کے سنگ در کا رشتہ بت خانے کی دہلیز کے ساتھ جوڑ دیا اور یہ بھی قابل غور بات ہے کہ ایک منکر اسلام انگریز کی نظر میں حضرت خواجہ کی عظمت اور دوسری طرف تھانوی کی ہفوات اور پھر یہ بھی غور کیجئے۔ تھانوی صاحب کے نزدیک بت پرستی میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ

دیوبندی وہابی مذہب میں جان رحمت ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء کے متعلق تصرف و اختیار اور استمداد کا عقیدہ کفر و شرک ہے۔

دیوبند و نجد کی اندھیر نگری

وہی عقیدہ جو وہابی دیوبندی انبیاء و اولیاء کے متعلق کفر و شرک بتاتے ہیں وہی عقیدہ اپنے اکابرین دیوبند نجد کے لئے جائز بلکہ واقع بتاتے ہیں۔ آیئے ہم آپ کو دیوبند و نجد کی اندھیر نگری کی سیر کراتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے آگبوٹ کو تباہی سے بچالیا

☆ حاجی صاحب موصوف کے ایک مرید بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز ایک تلاطم خیز طوفان سے ٹکرا گیا۔ اب تفصیل مرید صاحب کی زبانی سنیئے۔ آگبوٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی اور قریب تھا کہ چکر کھا کر غرق ہو جائے یا دوبارہ ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے' انہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں' اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) کی طرف خیال کیا اور عرض کیا کہ اس وقت سے زیادہ اور کون سا وقت امداد کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر و کارساز مطلق ہے' اسی وقت ان کا آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی۔ ادھر تو یہ قصہ پیش آیا ادھر اگلے روز مخدوم جہاں (حاجی امداد اللہ) اپنے خادم سے بولے' ذرا میری کمر دباؤ نہایت درد کرتی ہے۔ خادم نے کمر دباتے دباتے پیراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے۔ پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے کمر کیوں کر چھلی فرمایا کچھ نہیں پھر پوچھا آپ خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا۔ حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے۔ فرمایا ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا۔ اس میں ایک تمہارا دینی سلسلے کا بھائی تھا

اس کی گریہ وزاری نے مجھے بے چین کر دیا آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اوپر کو اٹھالیا جب آگے چلا اور بندگان خدا کو نجات ملی اسی سے چھل گئی ہو گی (کرامات امدادیہ ص ۱۸ طبع کتب خانہ ہادی دیوبند)۔

☆ حاجی صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ خدا جانے لوگ مجھے کیا سمجھتے ہیں اور میں کیا ہوں محبوب علی نقاش نے آکر بیان کیا کہ ہمارا آگبوٹ تباہی میں تھا۔ میں مراقب ہو کر آپ سے ملتجی ہوا آپ نے مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے نکال دیا (حاجی امداداللہ مہاجر مکی ص ۳۶ طبع جامعہ اشرفیہ لاہور شمائم امدادیہ ص ۸۸ طبع ملتان امدادالمشتاق ص ۱۲۴ طبع لاہور)۔

اسی کے متعلق فرماتے ہیں کہ فاعل حقیقی خداوند کریم ہے کیا عجب کہ صحیح ہو۔ دوسروں کے لباس میں آکر خود مشکل آسان کر دیتا ہے نام ہمارا تمہارا ہوتا ہے (شمائم امدادیہ ص ۱۰۰ امدادالمشتاق ص ۱۴۱ حاجی امداداللہ مہاجر مکی ص ۳۵)۔

☆ اسی طرح کا ایک واقعہ اشرف علی تھانوی دیوبندی بھی بیان کرتے ہیں (افاضات الیومیہ ج ۱۰ ص ۲۴۲)۔

ارواح کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔ بعض کو تصرف عطا ہوتا ہے (افاضات الیومیہ ج ۱۰ ص ۱۱۴)۔

مرید نے دور سے فریاد کی پیر صاحب نے فریاد سن کر وہاں پہنچ کر جہاز کو تباہی سے بچالیا۔ یہ عقیدہ تو اپنے گھر کے بزرگ کے لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ سے مان لیا مگر رحمت کائنات ﷺ اور دیگر انبیاء اولیاء کے بارے میں جب بات آتی ہے تو کفر و شرک کے فتوے تیار ملتے ہیں۔ پھر یہ فتویٰ ملتا ہے کہ یہ جو بعض لوگ اگلے بزرگوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ شرک نہیں کیا اس واسطے کہ ان سے حاجت نہیں مانگی بلکہ دعا کروائی ہے سو یہ بات غلط ہے اس واسطے کہ گو مانگنے کی راہ شرک ثابت نہیں ہوا۔ لیکن پکارنے کی راہ سے (شرک) ثابت ہو جاتا ہے (تقویۃ الایمان ص ۲۳ طبع دہلی)۔

سامعین محترم! وہی نظریہ جو انبیاء او اولیاء کے متعلق کفر و شرک ہے۔ اپنے گھر کے بزرگوں کے بارے میں عین ایمان کیسے بن گیا انصاف سے کہئے یہ رسول دشمنی نہیں تو کیا ہے؟ اللہ اللہ بچائے ایسے مولیوں سے اللہ بچائے۔

<u>بانی دیوبند محمد قاسم نانوتوی</u>

دیوبندی حکیم الاسلام قاری محمد طیب بیان کرتے ہیں کہ جس دور میں مولوی رفیع الدین مدرسہ کے مہتمم تھے۔ مدرسہ کے صدر مدرسین کے درمیان کچھ اختلافات جھگڑے کی صورت اختیار کر گئے پھر مولوی محمود الحسن صاحب بھی اس میں شریک ہو گئے اور یہ جھگڑا طول پکڑ گیا۔ پھر بعد میں کیا ہوا قاری محمد طیب

دیوبندی کی زبانی سنیئے کہ ایک دن علی الصباح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا محمود حسن صاحب کو اپنے حجرے میں بلایا (جو دارالعلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرے کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ موسم سخت سردی کا تھا۔ مولانا رفیع الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو۔ مولانا نے لبادہ دیکھا تو تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا۔ فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا (قاسم) نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے۔ جس سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہو گیا اور میرا لبادہ تر بتر ہو گیا اور یہ فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے پس میں نے یہ کہنے کے لئے بلایا ہے کہ حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد میں اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا (ارواح ثلاثہ ص ۲۶۱ طبع لاہور)۔

اس واقعہ پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ روح کا تمثل تھا اور اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جسد مثالی تھا مگر مشابہ جسد عنصری کے دوسری صورت یہ کہ روح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسد عنصری تیار کر لیا ہو (ارواح ثلاثہ ص ۲۶۱۔۲۶۲)۔

سامعین محترم! اولاً:۔ تو یہ سوچئے کہ نانوتوی کو قبر میں ہوتے ہوئے مدرسہ کے ان حالات کی خبر کیسے ہو گئی۔ تو ان لوگوں نے اپنے مولوی کے لئے غیبی قدرت وعلم غیب ثابت کر دیا۔

دوئم:۔ پھر نانوتوی صاحب جسد عنصری کے ساتھ مدرسہ میں مشکل حل کرنے کے لئے مرنے کے بعد کیسے آ گئے۔

سوئم:۔ تھانوی صاحب نے تو حد کر دی کہ نانوتوی کو جسم انسانی کا خالق ہی قرار دے دیا اور ایسی قوت تصرف نانوتوی کے لئے ثابت کر دی اور پھر مولوی رفیع الدین مولوی محمود الحسن مولوی اشرف علی تھانوی قاری طیب دیوبندی آنکھیں بند کر کے اس پر ایمان لے آئے۔ نہ وہاں کوئی قرآنی آیت یاد آئی نہ کوئی حدیث؟

انصاف سے کہئے وہی قوت وطاقت اور اختیار وعلم رحمت کائنات ﷺ کے لئے بیان کیا جائے تو سارا قرآن اس کے مخالف پڑھ کر سنانے کی کوشش ہوتی ہے۔ احادیث بھی اس پر منطبق کی جاتی ہیں۔ کفر و شرک کے فتوے بھی تیار ہوتے ہیں مگر وہی سب کچھ اپنے مولوی اکابر کے لئے بغیر چوں چرا ہچکچاہٹ کے تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ پھر کفر وشرک کی بجائے وہی ایمان بن جاتا ہے آخر کیوں؟ یہ ظلم نہیں تو کیا ہے۔ اسے اگر رسول دشمنی اسلام دشمنی قرآن دشمنی نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟

☆ دیوبندی عالم مناظر احسن گیلانی نے ایک واقعہ نقل کیا۔ جو طویل ہے صرف اس کو مفہوم کے طور پر نقل کیا جاتا ہے۔ کسی علاقے میں ایک مولوی صاحب دیوبندی جو کم پڑھے ہوئے تھے چلے گئے' وہاں انہوں نے ایک مسجد کی امامت شروع کر دی' لوگ ان سے مانوس ہو گئے۔ عرصہ بیت گیا۔ ایک دن ایک اور مولوی صاحب وہاں آ گئے وعظ وتقریر کی۔ لوگ ان کے بڑے معتقد ہوئے پھر ان مولوی

صاحب نے لوگوں سے پوچھا تمہارا امام مسجد کون ہے؟ کہا گیا کہ دیوبند کے پڑھے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی مولوی صاحب آگ بگولہ ہو گئے اور فتوے بازی شروع کر دی دیوبند وہ ہوتے ہیں گستاخ رسول اسلام دشمن ہوتے ہیں تمہاری ساری نمازیں جو اس کے پیچھے پڑھیں برباد ہوئیں' قصبے کے لوگ پریشان ہو کر دیوبندی امام کے پاس آئے' کہنے لگے واعظ مولانا صاحب کی باتوں کا جواب دیجئے یا بتائیے کہ آپ کا کیا علاج کیا جائے کہ آپ پر روپے بھی خرچ کئے نمازیں بھی برباد ہوئیں دیوبندی امام کے پاس اتنے علمی مواد تو نہ تھے جان بھی غریب کی خطرے میں آ گئی۔ سوچا کہ واعظ صاحب نہ جانے کتنے بڑے عالم ہیں ڈرتے ڈرتے مناظرہ طے کیا۔ وقت پر ڈرتے ڈرتے پہنچے واعظ صاحب کتابیں لئے پہنچ گئے' مناظرہ شروع ہونے سے پہلے ایک ہستی شخصیت بزرگ نمودار ہوئے اور دیوبندی امام کے پاس آ کر بیٹھ کر اسے تسلی دیتے ہیں دیوبندی امام کہتے ہیں پھر کیا ہوا میرے منہ سے جو الفاظ نکل رہے تھے معلوم نہ تھا کچھ دیر کے بعد وہ واعظ صاحب دیوبندی امام کے قدموں پر سر رکھ کر ان کی فتح اپنی شکست کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ نمودار ہونے والی شخصیت غائب ہو گئی۔ ملخصاً (سوانح قاسمی ج ۱ ص ۳۳۱' ۳۳۰)۔

☆ پھر دیوبندی محمود الحسن نے کبھی اس دیوبندی امام سے نمودار ہونے والی شخصیت کا حلیہ پوچھا تو اس نے بتایا تو کہا ارے یہ تو حلیہ ہمارے مولانا قاسم نانوتوی کا تھا۔ یہ تو حق تعالیٰ کی طرف سے تمہاری امداد کے لئے ظاہر ہوئے تھے (سوانح قاسمی ج ۱ ص ۳۳۲)۔

دیکھ لیجئے غیب و تصرف امداد سب کچھ اپنے مولانا کے لئے مان لیا یہاں کفر و شرک نہیں ایمان ہے اسلام ہے۔ اس لئے کہ علم غیب تصرف و اختیار استمداد ثابت نہیں تو صرف انبیاء و اولیاء کے لئے نہیں مولوی کے لئے سب کچھ ثابت ہے۔ ''اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے''۔

☆ مولوی صاحب کو قبر میں بیٹھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ ہمارا ایک دیوبندی فلاں جگہ اس طرح پریشان ہے۔ اس لئے ہم اس کی امداد کو جاتے ہیں پھر یہ کہ وہ جسم کے ساتھ قبر سے نکل کر مدد کے لئے میدان مناظرہ میں بھی پہنچ گئے پھر مرنے کے بعد بھی مولوی صاحب امداد کر سکتے ہیں اگرچہ انبیاء و اولیاء وصال کے بعد امداد نہیں کر سکتے' انصاف سے کہئے کہ ہم اسے رسول دشمنی کی بجائے کیا کہیں۔

☆ پھر انہی گیلانی صاحب کے بیان کردہ ایک اور واقعہ کو مفہوم کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ شیعہ نے قاسم نانوتوی کا مذاق اڑانے کے لئے ایک آدمی زندہ کو میت کی صورت میں چارپائی پر لٹا کر جنازہ کے لئے نانوتوی صاحب کو عرض کیا کہ نانوتوی صاحب کو حقیقت کا علم نہیں تھا۔ نانوتوی نے پہلے تو انکار کیا پھر ان شیعہ کے اصرار کی وجہ سے قبول کر کے جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے۔ شیعہ کا پروگرام یہ تھا کہ نانوتوی صاحب پہلی تکبیر کہیں گے تو آدمی کھڑا ہو جائے گا تو خوب نانوتوی کی تذلیل ہو گی۔ اب آگے گیلانی صاحب کی زبانی ہی سن لیجئے کہ حضرت نے ان کے اصرار پر منظور فرما لیا اور

جنازہ پر پہنچ گئے مجمع تھا۔ حضرت ایک طرف کھڑے ہوئے تھے کہ چہرہ پر غصے کے آثار دیکھے گئے آنکھیں سرخ تھیں اور انقباض چہرے سے ظاہر تھا۔ نماز کے لئے عرض کیا گیا' آگے بڑھے اور نماز شروع کی۔ دو تکبیریں کہنے پر جب طے شدہ کے مطابق جنازہ میں حرکت نہ ہوئی تو پیچھے سے کسی نے ہونھ کے ساتھ صاحب جنازہ کو اٹھ کھڑے ہونے کی سسکاردی مگر وہ نہ اٹھا' حضرت نے تکبیرات اربعہ پوری کر کے اسی غصہ کے لہجہ میں فرمایا کہ اب یہ قیامت کی صبح سے پہلے نہیں اٹھ سکتا۔ دیکھا گیا تو مردہ تھا شیعوں میں رونا پیٹنا پڑ گیا (حاشیہ سوانح قاسمی ج ۲ ص ۱۷ طبع لاہور)۔

سامعین محترم! جنازہ پڑھانے کے وقت غصے سے آنکھیں سرخ ہونا بتلاتا ہے کہ ان کو غیبی طور پر حقیقت کا علم ہو گیا اور نانوتوی کی قوت تصرف سے بندہ مر گیا اور پھر اس کو اس بات کا علم بھی ہو گیا۔ مولوی صاحب کے لئے تو یہ سب کچھ ثابت ہے۔ مگر مالک کائنات ﷺ کے بارے کچھ بھی ثابت نہیں بلکہ یہ عقیدہ رکھنا کفر و شرک ہے فیا العجب۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی

دیوبندی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالسبحان صاحب انسپکٹر پولیس ضلع گوالیار فرماتے ہیں کہ مولوی محمد قاسم صاحب کمشنر بندوبست ریاست گوالیار ایک بار پریشانی میں مبتلا ہوئے اور ریاست کی طرف سے تین لاکھ روپے کا مطالبہ ہوا۔ ان کے بھائی یہ خبر پا کر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گنج مراد پہنچے۔ حضرت مولانا نے وطن دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا دیوبند مولانا نے تعجب کے ساتھ فرمایا گنگوہ حضرت مولانا (رشید احمد گنگوہی) کی خدمت میں قریب تر کیوں نہ گئے' اتنا دراز سفر کیوں اختیار کیا انہوں نے عرض کیا' حضرت یہاں مجھے عقیدت لائی ہے مولانا نے ارشاد فرمایا تم گنگوہی جاؤ۔ تمہاری مشکل کشائی حضرت مولانا رشید احمد صاحب ہی کی دعا پر موقوف ہے میں اور تمام روئے زمین کے اولیاء بھی اگر دعا کریں گے تو نفع نہ ہوگا (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۱۵ طبع لاہور)۔

سامعین محترم! اب بات اپنے بڑے کی ہے تو مشکل کشائی بھی اور غیب کا راز سب کچھ مان لیا۔ مگر انبیاء و اولیاء کے متعلق اگر ایسا عقیدہ ہو کفر شرک سب کچھ ہے۔

☆ دیوبندی عاشق الٰہی میرٹھی نے گنگوہی کے ایک مرید کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ حاجی صاحب مرحوم کی اہلیہ ایک مرتبہ سخت علیل ہوئیں فم معدہ میں اس شدت سے درد ہوتا تھا کہ تڑپتی اور لوٹتی تھیں۔ آخر غش آجاتا اور بے ہوش ہو کر دم رک رک جاتا تھا۔ اس درد کے متواتر دورے تقریبا دو ماہ تک ہوتے رہے آخر ایک دورہ ایسا سخت پڑا۔ بتیسی بند ہو گئی۔ ہاتھ پاؤں کی نبضیں چھوٹ گئیں غشی طاری ہو گئی اور تمام جسم ٹھنڈا پڑ گیا۔ حاجی صاحب کو اہلیہ سے محبت زیادہ تھی۔ بے قرار ہو گئے پاس آکر دیکھا تو حالت غیر تھی صرف سینہ میں سانس چلتا محسوس ہوتا تھا۔ زندگی سے مایوس ہو گئے۔ رونے لگے اور سرہانے بیٹھ کر یٰسین شریف پڑھنی شروع کر دی چند لمحے گزرے تھے کہ دفعتہً مریضہ نے آنکھ کھولی

اور ایک لمبا سانس لے کر پھر آنکھ بند کر لی۔ سب نے سمجھ لیا کہ اب وقت اخیر ہے۔ حاجی دوست محمد خان اس حسرت ناک نظارہ کو دیکھ نہ سکے۔ بے اختیار وہاں سے اٹھے اور مراقب ہو کر حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) کی طرف متوجہ ہوئے کہ وقت آ گیا ہو تو خاتمہ بالخیر ہو اور زندگی باقی ہے تو یہ تکلیف جو متواتر تین دن سے ہو رہی ہے دفع ہو جائے۔ مراقبہ کرنا تھا کہ مریضہ نے آنکھیں کھول دیں اور باتیں کرنی شروع کر دیں۔ نبضیں اپنے ٹھکانے آ لگیں اور افاقہ ہو گیا دو تین دن میں قوت بھی آ گئی اور بالکل تندرست ہو گئیں اس کے بعد کبھی درد نہیں اٹھا۔ حاجی صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ جس وقت میں مراقب ہوا حضرت کو اپنے سامنے پایا اور پھر تو یہ حال ہوا کہ جس طرح نگاہ کرتا حضرت امام ربانی (رشید گنگوہی) کو ہیت اصلیہ موجود دیکھتا تھا۔ تین شبانہ روز یہی حالت رہی۔ جب مریضہ بالکل تندرست ہو گئیں اس وقت یہ حالت بھی رفع ہو گئی (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۲۱۔۲۲۰)۔

سامعین محترم! اب تو گنگوہی صاحب کو امداد کے لئے فریاد کرنا پھر انہیں اس کی خبر ہونا تصور شیخ سب کچھ دین ایمان ہے۔ مگر اس رسول دشمنی کا کیا کیا جائے۔ یہی عقائد اگر انبیاء و اولیاء کے متعلق ہوں یہی سب کچھ شرک اور کفر ہے۔ لگے ہاتھوں اسی تصور شیخ کے متعلق رشید احمد گنگوہی کا خود فتویٰ اپنا پڑھ لیجئے سوال ہوا۔ تصور کرنا اولیاء اللہ کا مراقبہ میں کیسا ہے اور یہ جاننا کہ جب ہم ان کا تصور باندھتے ہیں تو وہ ہمارے پاس موجود ہو جاتے ہیں اور ہم کو معلوم ہو جاتے ہیں ایسا اعتقاد کرنا کیسا ہے؟ اس کا جواب رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی زبانی سنیئے کہ ایسا تصور درست نہیں اس میں اندیشہ شرک کا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۰۰ طبع کراچی)

سوال تو یہ ہے اولیاء کے بارے یہ فتویٰ ہے۔ اپنے بڑے کے لئے واقعہ ثابت ہے جائز ہے ایمان ہے۔ ایک ہی چیز ایک جگہ شرک وہی چیز دوسری جگہ ایمان کس طرح بن گئی مسئلہ صرف یہ ہے کہ محبوب کبریاء ﷺ سے دشمنی ہے۔ دیگر انبیاء و اولیاء سے چڑ ہے۔ دیکھئے محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ رب دیتا ہے میں بانٹتا ہوں (بخاری ج ۱ ص ۱۶، مسلم ج ۱ ص ۳۳۳، مشکوٰۃ ص ۳۲)۔

دیوبندی قاسم نانوتوی نے اسے اپنے اوپر فٹ کیا۔ سنیئے نانوتوی نے سفر حج کیا "راستہ میں جو کچھ بھی ملتا، وہ سب ان لوگوں کو دے دیتے اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو سب ہی دے دیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھئے تو فرمایا انما انا قاسم واللہ یعطی" (ارواح ثلاثہ ص ۳۱۵)۔

یہاں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ سنی حنفی بریلیوں کے لئے قاسم رحمت دو جہاں ﷺ ہیں۔ جبکہ دیوبندی محبوب کریم ﷺ کو ماننے کی بجائے مولوی قاسم نانوتوی کو اپنا قاسم مانتے ہیں۔ انصاف سے کہئے کیا یہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں جسارت نہیں ہے؟

اشرف علی تھانوی

☆ دیوبندی خواجہ عزیز الحسن تھانوی صاحب کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عرصہ دراز ہوا ایک صاحب نے خود احقر سے یہیں خانقاہ میں باین عنوان اپنا واقعہ بیان کیا کہ دیکھنے میں تو حضرت والا (تھانوی اشرف علی) یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن کیا خبر اس وقت کہاں پر ہوں۔ کیوں کہ میں ایک بار خود حضرت والا کو باوجود تھانہ بھون میں ہونے کے علی گڑھ میں دیکھ چکا ہوں۔ جبکہ وہاں نمائش تھی اور اس کے اندر سخت آگ لگی تھی۔ میں بھی اس نمائش میں اپنی دوکان لے گیا تھا۔ جس روز آگ لگنے والی تھی۔ اسی روز خلاف معمول عصر ہی کے وقت سے میرے قلب کے اندر ایک وحشت سی پیدا ہونے لگی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ باوجود اس کے کہ اصل بکری کا وقت وہی تھا لیکن میں نے اپنی دوکان کا ساز و سامان قبل از وقت ہی سمیٹ سمیٹ کر بکسوں میں بھرنا شروع کر دیا۔ جب بعد مغرب آگ لگنے کا غل شور ہوا تو چونکہ میں اکیلا تھا اور بکس بھاری بھاری تھے۔ اس لئے میں سخت پریشان ہوا کہ یا اللہ دوکان سے باہر کیوں کر لے جاؤں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ دفعتہً حضرت والا (تھانوی) نمودار ہوئے اور بکسوں میں سے ایک ایک بکس کے پاس تشریف لے جا کر فرمایا کہ جلدی سے اٹھاؤ چنانچہ ایک طرف سے تو اس بکس کو خود اٹھایا اور دوسری طرف سے میں نے اٹھایا اسی طرح تھوڑی دیر میں ایک ایک کر کے سارے بکس باہر رکھوا دیئے۔ آگ سے اور دوکانداروں کا بہت نقصان ہوا لیکن بفضلہ تعالیٰ میرا سب سامان بچ گیا (اشرف السوانح ج ۳ ص ۴۷۔۳ طبع ملتان)۔

سامعین محترم! توجہ فرمائیں۔ محافل میلاد میں راحت جاں ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء کی متعدد مقامات پر جلوگری پر قرآن و حدیث سے دلائل طلب کرنے والوں دیوبندیوں نے اپنے تھانوی کے لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے مان لیا۔ اب نہ کوئی دلیل یاد آئی نہ کچھ اور دیوبندی محمود الحسن کسی شاگرد کی نزع کے وقت وہاں موجود نہ ہونے کے باوجود روحانی تصرف سے امدا کرتے ہیں (ص ۲۵۵ حیات شیخ الہند طبع لاہور)۔

سامعین کرام! دیوبندی مذہب کے کثیر حوالہ جات موجود ہیں مگر خوف طوالت کی وجہ سے ان ہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں مزید تحقیق و تفصیل کے لئے ہماری دیگر کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ اب وہابیہ کے چند ایک حوالہ جات اسی رسول دشمنی کے پیش خدمت ہیں۔

وہابی مولوی میں بیٹا دینے کی طاقت

☆ وہابیہ کے عبدالمجید سوہدروی تلمیذ وہابیہ کے امام العصر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اپنے ایک عالم کی کرامات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ موضع لکھوکی سے کچھ فاصلہ پر ایک جمیل نامی گاؤں تھا۔ جہاں کا سردار جلال الدین عرف جلو بہت بڑا زمیندار اور کئی گاؤں کا مالک تھا۔ جلو کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ اس نے کئی بیویاں کر رکھی تھیں، مگر پھر بھی وہ اولاد سے محروم تھا۔ پنجاب میں یہ رواج ہے کہ جب کسی کے

ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ پیروں، فقیروں، جوگیوں، مست قلندروں کی خانقاہوں اور قبروں کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان سے اولاد چاہتا ہے جلو بھی اسی خیال کا آدمی تھا اور جہاں کسی فقیر کا پتہ چلتا تھا۔ وہیں اٹھ دوڑتا تھا ایک بار اسے پتہ چلا کہ فیروز پور شہر میں ایک مستانہ ہے جو مجذوب ہے اور بالکل ننگ ڈھڑنگ رہتا ہے۔ وہ اس کے پاس گیا اور اس سے بیٹا مانگا۔ مجذوب بولا نالائق اگر بیٹا لینا ہے تو لکھوکی جا جلو نے دل میں کہا کہ وہاں تو سب وہابی ہی وہابی ہیں بھلا وہاں بیٹا کیسے ملے گا۔ مجذوب نے کہا نالائق جاتا نہیں تجھے بیٹا یہاں سے نہیں وہاں ہی سے ملے گا۔ جلو اس مستانہ کے ارشاد پر لکھوکی پہنچا اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب (وہابی) سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے دعا فرمائی خدا کی قدرت اگلے ہی سال اس کے ہاں فرزند تولد ہوا (سوانح عمری مولوی عبداللہ غزنوی ص ۷۷، ۷۸ طبع منڈی بہاؤالدین کرامات اہل حدیث ص ۱۰، ۱۱ طبع سیالکوٹ)۔

دیکھ لیجئے۔ بیٹا کہاں سے ملے گا لکھوکی وہابی مولوی سے۔ اب نہ خدا یاد آیا نہ کوئی قرآن کی آیت نہ کوئی حدیث کیوں اس لئے کہ مسئلہ اپنے بڑے کا ہے۔ اگر یہی عقیدہ مالک کائنات ﷺ یا دیگر انبیاء و اولیاء کے متعلق کوئی سنی حنفی بریلوی رکھے تو جناب فتوئی کفر و شرک سارا قرآن مخالف احادیث کا انبار اس کے مخالف لگانے کی کوشش کر دی جاتی ہے۔ انصاف سے بتائیے۔ ایک ہی مسئلہ انبیاء و اولیاء کے متعلق کفر و شرک ہے۔ وہی اپنے مولوی کے لئے عین ایمان کیسے بن گیا۔ یہ رسول دشمنی نہیں تو کیا ہے؟

☆ اپنے مولوی کی کرامات بیان کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ جب آپ (قاضی سلیمان منصور پوری) حج کو جا رہے تھے تو فرمایا کہ عبدالعزیز کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا سوانح عمری مولوی عبداللہ الغزنوی ص ۹۵ کرامات اہل حدیث ص ۲۳، نام نہاد اہل حدیث یہی علم غیب و اختیار حاکم کائنات ﷺ کے لئے نہیں مانتے مگر ان کی رسول دشمنی کا اندازہ لگائیے کہ اپنے مولوی کے لئے مانتے ہیں۔

مولوی کا کہنا تو گویا کن فیکون ہے۔ نعوذ باللہ لکھتے ہیں کہ فضل دین زمیندار سکنہ مان کا بیان ہے کہ میرے پاس کوئی گائے بھینس نہ تھی کہ گھر والوں کو دودھ گھی مل سکتا۔ پاس کوئی رقم بھی نہ تھی کہ گائے بھینس خریدی جا سکتی۔ ایک بوڑھی سی بھینس تھی۔ جس سے ہم مایوس ہو چکے تھے کہ وہ اب گائے بھینس نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بہت بوڑھی اور کمزور ہو چکی ہے۔ میں نے مولانا (غلام رسول قلعوی) سے عرض کیا کہ دعا کریں کہ خدا کوئی دودھ گھی کا انتظام کر دے آپ نے فرمایا کہ تمہاری وہی بھینس گابھن ہو چکی ہے اور عنقریب بچہ دینے والی ہے۔ وہ مدت تک دودھ دیتی رہے گی تم فکر نہ کرو، فضل الدین کا بیان ہے کہ سچ مچ تھوڑے ہی دنوں میں وہ بھینس دودھ دینے لگی اور قریباً گیارہ دفعہ اس کے بعد سوئی (بچہ دیا) اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہی (سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعوی ص ۱۲۹ طبع گوجرانوالہ۔ سوانح عمری مولوی عبداللہ الغزنوی ص ۸۳، کرامات اہل حدیث ص ۱۴)۔

سامعین محترم! سمجھ آ رہی ہے بات کی وہ بھینس جس سے وہ آدمی خود مایوس ہے کہ بہت بوڑھی ہو چکی ہے مگر مولوی صاحب کی نظر کرم سے گابھن ہو جاتی ہے۔ پھر مولوی صاحب کو علم غیب ہو جاتا ہے کہ وہ خوشخبری دیتے ہیں یہ بچہ جنم دینے والی ہے اور مدت دراز دودھ دیتی رہے گی۔ یہ سب کچھ ثابت ہو گیا مگر جو جان رحمت ﷺ اور غوث اعظم اور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہم کے متعلق یہ سب کچھ ماننا شرک ہو جائے گا۔ آخر کیوں؟ وہی سب کچھ مولوی کے لئے تو جائز بلکہ واقعہ مگر انبیاء واولیاء کے لئے شرک ہے کفر بتایئے یہ اسلام دشمنی رسول دشمنی نہیں تو کیا ہے؟

مولوی کا علم غیب اور قوت تصرف

☆ مولوی غلام رسول وہابی کی کرامات میں لکھتے ہیں کہ ایک بار قلعہ میاں سنگھ میں ایک حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا کہ اس نے یہ شکایت کی کہ حضور میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے جس کا ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ بس ایک ہی بیٹا تھا اس کے فکر میں ہم تو مرے جا رہے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا میاں وہ تو گھر بیٹھا ہے اور روٹی کھا رہا ہے۔ جاؤ بے شک جا کر دیکھ لو۔ حجام گھر گیا۔ تو سچ مچ بیٹا آیا ہوا تھا اور کھانا کھا رہا تھا۔ بیٹے سے ماجرا پوچھا تو اس نے کہا کہ ابھی ابھی میں سکھر سندھ میں تھا معلوم نہیں مجھے کیا ہوا اور کیوں کہ طرفۃ العین میں یہاں پہنچ گیا۔ (مولانا غلام رسول ص ۱۰۷' کرامات اہل حدیث ص ۱۲۔۱۳ طبع سیالکوٹ۔ بسوانح عمری مولوی عبداللہ الغزنوی ص ۸۰ طبع منڈی بہاؤالدین)۔

سامعین محترم! سن رہے ہیں آپ ہوش میں ہیں توجہ چاہتا ہوں۔ اپنے مولوی کے لئے کس فراخدلی سے علم غیب قدرت واختیار سب کچھ تسلیم کر لیا اور خود مان رہے ہیں کہ مولوی صاحب کو گھر بیٹھے علم ہے کہ اس کا بیٹا کہاں ہے۔ صرف ہمیں نہیں بلکہ دفعتہً وہاں سے اپنی روحانی قوت وطاقت سے بغیر سواری بیٹے کو قلعہ میں سنگھ پہنچا دیا۔ پھر مولوی صاحب نے وہیں بیٹھ کر حجام کے گھر کی خبر بھی دے دی اور بیٹے کے روٹی کھانے کا بھی بتا دیا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولوی صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں' خدا ایسا کر دے گا وغیرہ نہیں۔ نہ انشاء اللہ کہا۔ نہ بفضلہ تعالیٰ کہا۔ مولوی کا قلعہ میں بیٹھے سکھر تک تصرف وقوت کام کر رہا ہے۔ مگر یہی کچھ اگر انبیاء بالخصوص مالک کائنات ﷺ اور اولیاء بالخصوص غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے لئے ماننا ان لوگوں وہابیوں کے نزدیک شرک اکبر ہے۔ وہی کچھ مولوی کے لئے جائز بلکہ واقع۔ مگر سرور عالم ﷺ کے لئے شرک اکبر آخر کیوں؟

مجھے کہنے دیجئے یہ لوگ رحمت کائنات ﷺ اور دیگر محبوبان خدا سے عداوت وبغض رکھتے ہیں۔ بظاہر قرآن وحدیث کا نام لینے والے قرآن وحدیث کے دشمن ہیں اور ان سے کوسوں دور ہیں۔

وہابی مولوی گنج بخش بھی اور گنج سلب بھی

☆ مولوی غلام رسول قلعوں کی کرامات میں ہی لکھا ہے کہ قلعہ میاں سنگھ میں ایک بڈھا نائی کشمیری تھا۔ جو

بہت عیالدار مگر مفلس اور غریب تھا۔ اس نے حاضر ہو کر اپنی ناداری کی شکایت کی۔ دعا کے لئے التجا کی۔ آپ نے فرمایا۔ میاں بڈھا بعد نماز صبح ایک بار سورۃ یٰسین پڑھ لیا کرو۔ انشاء اللہ کسی نہ کسی صورت تمہیں ایک روپیہ روزانہ مل جایا کرے گا۔ میاں بڈھا نے یہ عمل شروع کر دیا اور سچ مچ اسے ایک روپیہ روزانہ ملنے لگا۔ کبھی کسی بہانہ ملتا کبھی کسی بہانہ، مگر ایک روپیہ روز ضرور مل جاتا۔ اس نے دل میں خیال کیا کہ اگر دو بار سورۃ یٰسین پڑھوں تو شاید دو روپیہ ملا کریں۔ چنانچہ اس نے دو بار روزانہ پڑھنے شروع کر دی۔ تو سچ مچ دو روپیہ ملنے لگے۔ پھر اس نے تین بار شروع کر دی۔ تو تین روپیہ ہو گئے پھر چار بار پڑھی تو چار روپے ملے پھر وہ پانچ بار پڑھنے لگے تو پانچ روپیہ ملنے شروع ہو گئے۔ اسی اثناء میں ایک دن مولوی صاحب آ گئے۔ فرمایا کہ میاں بڈھا اب تم بہت لالچی ہو گئے ہو۔ اب سورۃ یٰسین سے تمہیں کچھ نہیں مل سکتا۔ بڈھا کہتا ہے کہ اس کے بعد میں ہزار بار بھی یٰسین پڑھتا رہا مگر پھر ایک روپیہ بھی نہ ملا (سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۴۷ طبع گوجرانوالہ، بسوانح عمری مولوی عبداللہ الغزنوی ص ۸۴، کرامات اہل حدیث ۱۹)۔

سامعین محترم! یہاں اپنے مولوی کے لئے گنج بخش ہونا ثابت کر دیا ہے پھر مولوی نے اپنی روحانی قوت سے سورۃ یٰسین سے تاثیر ختم کر دی۔ مگر یہی کچھ انبیاء و اولیاء کے لئے وہابیوں کے نزدیک شرک ہے۔ اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے۔

وہابی مولوی نے مشکل کشائی کر دی

☆ مولوی غلام رسول کی کرامات میں مزید لکھا ہے کہ فضل الدین نمبردار سکنہ ماآن ضلع گوجرانولہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار سے بارہ سو روپیہ قرض لیا تھا اور وہ مجھے بہت تنگ کر رہا تھا۔ چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے نوٹس دے دیا اور قریب تھا کہ دعویٰ کر کے مجھے ذلیل کرتا میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنی غربت اور ناداری کا ذکر کیا اور دعا کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا۔ گھبراؤ نہیں جاؤ۔ چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کرو، صرف بائیس روپیہ نکلیں گے وہ ادا کر دینا۔ فضل الدین حیران ہوا کہ میں نے ابھی تک اسے دیا لیا تو کچھ ہے نہیں، بھلا بائیس روپیہ کیوں کر نکلیں گے۔ وہ چند دوستوں کو ساتھ لے کر گیا اور ساہوکار سے کہا کہ بھئی کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کر لو۔ ساہوکار نے بہی نکالی تو دیکھا کہ اس حساب میں کہیں لکھا ہے فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی۔ اتنا تمبا کو وصول ہوا، اتنی کپاس آئی علی ہذا القیاس سارا حساب جو لگایا تو بقایا صرف بائیس روپے نکلے۔ ساہوکار بھی حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اور فضل الدین بھی حیران تھا۔ مگر یہی کھاتہ کے مطابق بائیس روپے دے کر حساب صاف کر دیا گیا (سوانح عمری مولوی عبداللہ الغزنوی ص ۸۲، کرامات اہل حدیث ۱۱۴ سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۲۸)۔

اگر کسی نبی یا ولی کے متعلق ایسا واقعہ ہوتا تو صاحب نہ جانے کیا کیا فتوے لگتے۔ کفر و شرک سے نیچے تو

کچھ نہ ہوتا۔ مگر صاحب خاموش رہیے مسئلہ رسول کائنات ﷺ یا دیگر انبیاء واولیاء کا نہیں بلکہ اپنے ان کے وہابی مولوی کی مشکل کشائی کا ہے۔ وہ نہ صرف جائز بلکہ واقعہ اور تقاضائے ایمان اور عین اسلام ہے اپنے ضمیر کا فیصلہ دیجئے وہی سب کچھ جو انبیاء واولیاء کے متعلق عقیدہ رکھنا شرک ہے وہی سب کچھ اپنے بڑوں مولویوں کے لئے امر واقع اسے رسول دشمنی نہ کہئے تو کیا کہئے؟

لگے ہاتھوں وہابیوں کے بقول ان کے مولوی کی مشکل کشائی کا واقعہ سنئے کہ ایک بار ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور میں نے مجاہدین کو ایک چٹھی بھیجی تھی جو راستہ میں پکڑی گئی۔ چونکہ میں سرکاری ملازم ہوں اور وہ چٹھی میرے افسروں کے پاس پہنچ گئی ہے۔ اس لئے اب مجھ پر مقدمہ چلے گا اور نہ صرف ملازمت ہی سے برطرف کر دیا جاؤں گا۔ بلکہ سخت سزا بھی دی جائے گی خدا کے لئے دعا کیجئے اور مجھے اس مصیبت سے بچایئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے سامنے عبداللہ (غزنوی) نے مراقبہ کیا اور کچھ عرصہ کے بعد سر اٹھایا اور اپنی بغل سے وہ چٹھی نکال کر اس شخص کو دی اور پوچھا کیا یہی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں حضور یہی ہے۔ جس کی بناء پر مقدمہ چل سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے جلا دو' اب مقدمہ نہیں چل سکے گا۔ چنانچہ جب مقدمہ پیش ہوا اور وہ افسر میری چٹھی پیش نہ کر سکا تو مجھے بری کر دیا گیا۔

کرامات اہل حدیث ص ۲۷' بسوانح عمری مولوی عبداللہ الغزنوی ص ۲۹۔۷۰ مولوی صاحب نے مشکل کشائی کر دی مگر نور مجسم' محبوب کبریاء ﷺ اپنی ذات کے بھی نفع ونقصان کے مالک نہیں (نعوذ باللہ)۔

مولوی نذیر حسین وہابی کا علم واختیار

☆ وہابی عالم فضل حسین بہاری میاں نذیر حسین دہلوی کی ایک کرامت یوں بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی کا ایک خادم شیخ (نذیر حسین) کے ساتھ دل میں عداوت رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ شیخ اس آدمی کی دعوت میں دستر خوان پر بیٹھے تھے کہ اس خادم نے آپ کے کھانے میں خنزیر کا گوشت ملا دیا۔ جب کھانا میاں نذیر حسین صاحب کے سامنے حاضر کیا گیا۔ تو آپ نے قے کرنا شروع کیا۔ کچھ کھائے بغیر آپ وہاں سے اٹھ کر چل دیئے اور جہاں سے گئے تھے وہیں سے واپس آ گئے۔ اس کے بعد اس خادم کے پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ قریب المرگ ہو گیا۔ وہ آدمی اپنے خادم کو شیخ کے پاس لے کر آیا' پورا قصہ آپ کے سامنے بیان کر دیا اور خادم کو معاف کرنے کی آپ سے درخواست کی آپ نے اس کو معاف کر کے اس کے لئے دعا فرمائی' تب درد جاتا رہا (ملخصاً الحیات بعد الممات ص ۱۳۰ طبع سانگلہ ہل)۔

مولوی کو خادم کے لئے کی بھی غیبی طور پر خبر ہوئی اور خادم کے پیٹ میں سخت درد اٹھنا پھر مولوی کی دعا سے درد دور ہونا سب امر واقعہ ہے۔ مگر انبیاء واولیاء کے لئے یہ سب ماننا شرک ہے یہ ان لوگوں کی توحید ہے پھر یہی بیان کرتے ہیں مولوی صاحب نے کسی کو خط میں لکھا کہ خدا تمہیں صالح اولاد عطا فرمائے گا جو

تعداد میں زیادہ ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا (ملخصا الحیات بعد الممات ص ۱۸۷)۔

ابن تیمیہ مشکل کشا ہے

☆ بسا اوقات آپ (ابن تیمیہ) کی توجہ سے مشکلات حل ہو جاتیں (سیرت امام ابن تیمیہ ص ۹۹ طبع لاہور)۔ہمیں ایک ایسی فتح نصیب ہوئی ہے جس کا گمان تک نہ تھا۔ ہمارے اعداد کو یقین تھا کہ ہم زندہ نہیں لوٹیں گے۔ لیکن اس مشکل کشائے ہماری مشکلوں کو یوں حل کیا کہ دنیا حیرت زندہ ہوگئی (سیرت امام ابن تیمیہ ۱۱۶)۔

سامعین محترم! محبوب کریم ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہنے والے تو ان نام نہاد موحدین کے نزدیک مشرک ہیں مگر اپنے بڑے کو مشکل کشا کہنا عین ایمان ہے۔ یہ رسول دشمن کی وجہ سے ہے۔ اللہ اللہ بچائے ایسے مولویوں سے اللہ بچائے۔

ابن تیمیہ کی قبر کی مٹی بھی مشکل کشا ہے

☆ علی بن عبدالکریم بغدادی کی لڑکی کو مرض رمد (فتور نظر) لاحق ہوگیا۔ اسے خیال آیا کہ ابن تیمیہؒ کی خاک تربت (قبر کی مٹی) لڑکی کی آنکھوں میں ڈالے چنانچہ وہ قبر پر گیا۔ وہاں ایک اور بغدادی اسی مقصد کے لئے خاک جمع کر رہا تھا۔ علی بن عبدالکریم کی عقیدت اور بڑھ گئی اس نے خاک لی بچی کی آنکھوں میں ڈالی اور لڑکی دوسری صبح کو تندرست ہو کر اٹھی (ابن تیمیہ ص ۹۹)۔

سامعین محترم! اللہ اکبر دیکھ رہے ہیں۔ مولوی صاحب کی ذات تو بہت دور کی بات ان کی قبر کی مٹی بھی شفا دیتی ہے۔ مشکل کشائی کرتی ہے۔ مگر جان رحمت ﷺ حبیب اعظم ﷺ کے متعلق تو ان کی زبان پر یوں ہوتا ہے کہ محمد ﷺ اپنی ذات کے لئے بھی نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں۔ نعوذ باللہ رسول کائنات ﷺ سے دشمنی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی۔

نتیجہ کلام

سامعین کرام! وہابیوں دیوبندیوں نے جو محبوب کائنات' حبیب کبریاء ﷺ اور دیگر انبیاء و الیاء سے اس قدر دشمنی عداوت بغض اور بے وفائی کا ثبوت دیا ہے کہ آج تک کسی اعلانیہ کافر نے ایسا نہ کیا ہوگا ان کے اتنے کثیر حوالہ جات فقیر کے ذہن میں متحضر ہیں۔ اگر میں لکھتا جاؤں اور صرف ان کی رسول دشمنی ہی موضوع ہو تو کئی جلدیں تیار ہو سکتی ہیں مگر اختصار مانع ہے مزید تحقیق کے شائق ہماری دیگر کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔

ضمیر کا فیصلہ

وہابیہ دیوبندیہ کے ان واقعات کے اختتام پر میں آپ کے ضمیر کا ایک کھلا ہوا فیصلہ چاہتا ہوں جو انصاف و حقیقت پر مبنی ہو اور غیر جانبداری سے ہو۔ گزشتہ صفحات میں وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر علماء کے جو واقعات آپ نے پڑھے' اس کے راوی بھی وہابی دیوبندی علماء ہی ہیں جو ان کے نزدیک قابل اعتماد اور

انہی کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ اس لئے اب یہ الزام ناقابل تردید ہو گیا کہ جن عقائد کو یہی وہابی دیوبندی محبوب کبریاء ﷺ نور مجسم ﷺ اور دیگر انبیاء واولیاء کے متعلق شرک کہتے ہیں اور اسے کفر قرار دیتے ہیں۔ انہی عقائد کو اپنے اکابر علماء کے حق میں کیوں کر عین ایمان ٹھہرالیا ہے۔

وہ بھی صرف ایک دو کے بارے میں ہمیں اسی طرح کی روایت ملتی۔ تو ہم اسے سوء اتفاق یا لغزش قلم پر محمول کر لیتے، مگر اتنے سارے وہابی دیوبندی اکابر کے متعلق ایک ہی طرح کے واقعات کا تسلسل کیا ہمیں یہ سوچنے پر مجبور نہیں کرتا کہ جس طرح انبیاء واولیاء کے متعلق انہی عقائد کے انکار ونفی کے سوال پر سب وہابی دیوبندی متفق بالکل اسی طرح اپنے وہابی دیوبندی اکابر کے حق میں انہی نظریات کے اقرار واثبات کے سوال پر بھی سب متحد ہیں متفق ہیں۔ یعنی یوں سمجھ لیجئے کہ ایک ہی طرح کے عقائد ونظریات کو انبیاء و اولیاء کے حق میں وہابیہ دیوبندیہ نے کفر وشرک قرار دیا۔ انہی عقائد ونظریات کو اپنے اکابرین دیوبند ونجد کے حق میں امر واقعہ مانا اور عین ایمان ٹھہرالیا۔

اگر واقعی وہ عقائد ونظریات اور صفات اللہ تعالٰی کے ساتھ مخصوص نہیں تھے اور کسی مخلوق کے لئے ماننا کفر وشرک نہ تھا تو انبیاء واولیاء کے حق میں شرک کا حکم کیوں صادر کیا۔ اگر وہ عقائد ونظریات اور کمالات خدا کے ساتھ مخصوص تھے اور کسی مخلوق کے حق میں ماننا کفر وشرک تھا تو پھر انہی عقائد ونظریات کو اپنے اکابرین ودیوبند نجد کے لئے مان کر عین ایمان کیوں ٹھہرایا۔

انہی سوالات کے جوابات کے لئے میں آپ کے ضمیر کا فیصلہ چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جواب ہوسکتا ہے تو بتائیے کہ جسے اپنا سمجھا اس کے فضائل وکمالات کے اعتراف کے لئے کوئی جگہ نہیں بھی تھی تو بھی بنالی گئی اور جسے بیگانہ سمجھا اس کے فضائل وکمالات کے کروڑوں شواہد ودلائل کے ہوتے ہوئے بھی ان کو چھپانے کی اور نہ ماننے کی بیماری کی وجہ سے ماننے پر کفر وشرک کے فتوے صادر کئے۔ فیصلہ دیتے وقت اس بات کو سوچ لیجئے گا کہ اللہ تعالٰی دیکھ رہا ہے اور قبر وحشر میں آپ کو اپنے فیصلہ پر پچھتانا نہ پڑے۔

اللہ کریم ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین طٰہٰ ویٰسین ﷺ

امیدوار اس جہاں خواب میں دیدار محبوب کریم ﷺ اور

اس جہاں حساب میں شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

0300-6661755

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے

لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۳ از مولانا حسنین رضا)